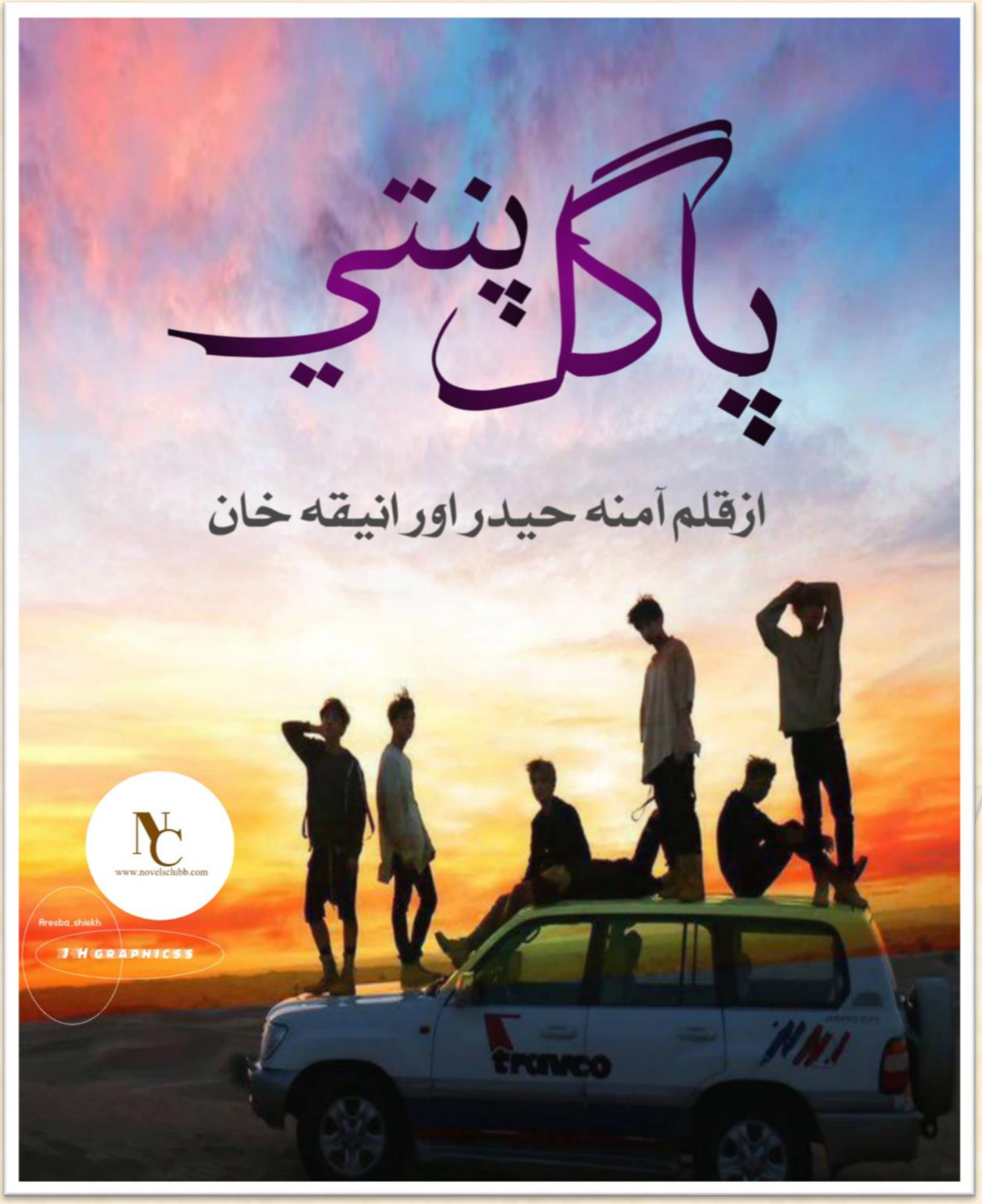
پاگل پنتی
از قلم آمنہ حیدر اور انیقہ خان
www.novelsclubb.com
Areeba_shiekh
J H GRAPHICSS
travco

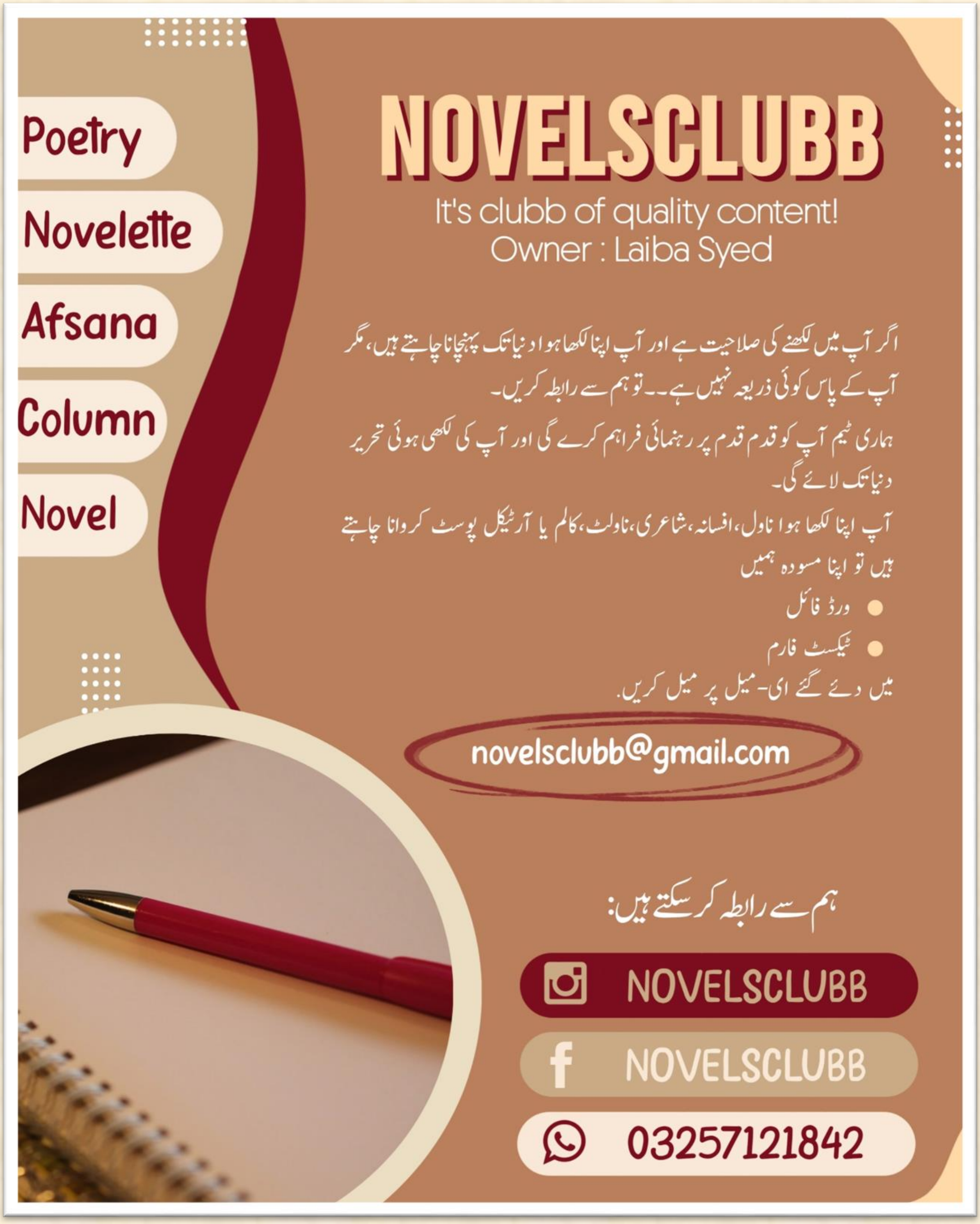
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# پاگل پنتی

# از قلم

# آمنہ حیدر، انیقہ خان

Clubb of Quality Content

⭐⭐⭐

یہ کہانی ایک "fan fiction" ہے اِس پر میری اور میری دوست آمنہ حیدر کی محنت ہے یہ کہانی انٹر تینمنٹ کے لئے لکھی گئی ہے اِس کہانی میں چار مختلف ناولز کے فنی کردار شامل ہیں اِن فنی کرداروں نے لاکھوں دلوں پر راج کرا ہے میں نے اور میری دوست نے سوچا کیوں نہ اِن چاروں کا کردار ایک ناول میں لیکھ کر ایک بار پھر سے فینس کا دل جیت لیا جائے آئے ہم کہانی شروع کرتے ہیں۔۔۔۔

---

کینیڈا کا منظر روز کی مانند آج کچھ خاص نہیں تھا ایک عام سا بورینگ دن لوگ اپنی مصروفیات میں ہی مصروف تھے شاپیک مال کے اندر بھی زیادہ لوگ نہیں تھے کیا لوگ شاپینگ کرنا بھول گ ئے تھے خیر جو بھی ہو ہمیں کیا شاپینگ مال اندر سے بہت خوبصورت تھا لوگ زیادہ تر اِس مال کی خوبصورتی دیکھنے آتے تھے پر کوئ تھا جیسے اپنی خوبصورتی کے آگے اِس مال کی خوبصورتی اچھی نہیں لگی سارا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔

"حد ہے اگر اِن لوگوں کو خوبصورت چیز دیکھنی ہی ہے تو مجھے ہی دیکھ لئیں اتنا پیسہ برباد کر کے اس بدصورت مال ضرور آنا ہے" نیلی آنکھوں والا نوجوان بولتا ہوا آگے کی طرف چلا گیا پھر ایک شاپ پر جاکر رو کا ایک شرٹ اُسے بے حد پسند آئ تھی۔۔

"اِس شرٹ کی پرائس کیا ہے؟" انگلش میں پوچھا گیا تھا

"1 لاکھ" جواب بھی انگلش میں آیا تھا

"پاگل ہے دماغ خراب ہے ایسا کونسا کوہِ نور کا ہیرا لگا ہے اس میں جو ایک لاکھ کی ہے یہ؟"وہ انگلش سے اردو پر کب آیا اُسے پتہ نہیں لگا امراحہ سے اردو سیکھنے کا فائدہ. شاپ کیپر کو لگا وہ اردو میں گالیاں دے رہا ہے۔۔

"گالیاں نہ دو"انگلش میں بولا گیا

"میں نے گالی کب دی"؟انگلش میں ہی سوال ہوا

"ابھی دی آپ نے سر"

"میں نے دی نہیں پر اب دونگا"

"کیا گالیاں؟"شاپ کیپر حیران ہوا تھا

"گالیاں نہیں بجلی کے جھٹکے کارل گالیاں نہیں دیتا بجلی کے جھٹکے دیتا ہے"انگلش میں بولتے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوئے اُسنے شاپ کے اندر سے الیکٹرک وائر نکالی جیسے دیکھ کر مال میں شور مچ گیا

"پاگل انسان رکھ اسے" کسی نے اردو میں بولا تھا کارل نے اپنے ساتھ والی شاپ پر دیکھا وہاں ایک نوجوان کھڑا تھا جو شکل سے پاکستانی لگتا تھا خوبصورت اور ہندسم بھی تھا اُسے دیکھ کر کارل کا شیطانی دماغ کام کرنے لگا وہ اُس نوجوان کے پاس گیا اور مدہم آواز میں کہنا شروع کیا

"بھائی آپ کہا سے ہو"؟

"پاکستان کے شہر اسلامہ آباد سے"

"آپ کا نام کیا ہے"؟

"میرا نام سعدی یوسف ہے لوگ مجھے پیار سے بھی سعدی بولتے ہیں اور غصے میں بھی یہ ہی بولتے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا ہاتھ تو میلاؤ" کارل نے ہاتھ اگے بڑھایا سعدی نے تھام لیا

ایک کرنٹ سا لگا تھا سعدی کو کارل سے ہاتھ ملا کر اس نے بے اختیار کارل سے اپنا ہاتھ چھڑوایا یہ کیا بندہ تھا چلتے پھرتے پیار سے لوگوں کو بجلی کے جھٹکے دے رہا تھا

"حد ہوتی ہے بھلائی کا کوئی زمانہ ہی نہیں رہا" سعدی نے تپ کر اسے دیکھا اور غرا کے بولا

"کسی نے تمہیں انویٹیشن دے کے نہیں کہا کہ تم سب کی بھلائی کرتے پھرو" کارل نے اسے اور آگ لگائی

"تمہیں اپنا انٹرو دینے سے تو اچھا تھا میں اپنا دیوار سر پہ مار لیتا"

"دیوار سر پہ مار لیتا یا سر دیوار پہ مار لیتا لگتا ہے تمہارے اوپر بجلی کے جھٹکے کا زیادہ اثر ہوا ہے" کارل تو پھر کارل تھا نا آگ تو لگانا بنتی تھی بجلی کے جھٹکے بھی دینا بنتے تھے

"تم منحوس انسان دفع ہو جاؤ یہاں سے" سعدی نے غصیلی نظر سے غراتے ہوئے اسے

دیکھا

"ارے ارے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں منحوس ہوں یہ تو راز کی بات تھی لگتا ہے امرحہ ڈی مینڈ کی نے سب کو بتا دیا پاکستان جا کر"

"اب یہ امرحہ کون ہے"؟

"تمہیں کیا کرنا ہے جان کر تم کیا کرو گے"؟

"مجھے شوق بھی نہیں ہے جاننے کا کوئی"

"پھر اپنے کام سے کام رکھو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا"

"تم دفع ہو رہے ہو یہاں سے یا ابھی میں یہی شرٹ تمہارے منہ پر دے ماروں"سعدی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"یہ پاکستان والے اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں لال مرچ کھا کے ہر وقت بیٹھے رہتے ہیں کیا"کارل نے اتنی زور سے بولا کہ پورے مال میں اس کی اواز گونجی تھی

"یہ انسان پاگل ہے کوئی اس کو پاگل خانے چھوڑ کراؤ"

"ارے ارے تمہیں کیسے پتہ ہے کہ میری جگہ وہ ہے میں تو کل ڈیزل انسانوں کی دنیا میں آگیا ورنہ میں تو شیطان ہوں"

"توبہ استغفر اللہ کیا زمانہ آگیا ہے لوگ اپنے اپ کو شیطان ماننے لگے ہیں"

"تم مسلمان ہو؟"

"شکر الحمدللہ میں مسلمان ہوں اور تم پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے تم نہ ہو"

"ہاں ہاں میں مسلمان نہیں ہوں"

"کیا کہا کیا تم واقعی مسلمان نہیں ہو؟

"سچ کہا ہے اگر یقین نہیں آتا تو عالیان سے پچھوا دیتا ہوں وہ میرا بچپن کا دوست ہے"

"کوئی ضرورت نہیں اپنے کسی اور دوست کو لانے کی کیا پتہ وہ بھی تمہاری طرح پاگل ہی ہو اور مجھے تمہاری بات پر پورا یقین ہے"۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ مال کے اندر ایک اور نوجوان بھاگتا ہوا آیا بالکل اس انداز میں جیسے اس کے پیچھے کوئی پولیس لگی ہو روانی سے بھاگتے ہوئے وہ ریلنگ کے اوپر اٹک گیا آدھا اوپر آدھا نیچے بالکل اس انداز میں لٹکا جیسے خود خوشی کر رہا ہو

"اگر کوئی بھی میرے قریب آیا تو میں یہاں سے نیچے گر جاؤں گا"

"کیوں تم کوئی فٹ بال ہو جو نیچے گر جاؤ گے" کارل کی باتیں کارل ہی جانے

"نہیں یہ فٹ بال نہیں یہ پانی والی بال ہے اگر نیچے گرا تو پھٹ جائے گا اور خون نکلنے لگے گا" ہمارا اسعدی بھی کسی سے کم نہیں ہے

"یہ تو ہے چلو بچہ تم جو کوئی بھی ہو شرافت سے نیچے آ‌ؤ اگر تمہیں مرنے کا اتنا شوق ہے تو مجھ سے رابطہ کرو میں تمہیں آسانی کی موت ماروں گا"

"بالکل نہ کرنا یہ چلتے پھرتے بجلی کے جھٹکے دیتے ہیں تم مجھ سے رابطہ کرنا میں تمہیں دو گولیاں مار کے تمہارا کام تمام کر دوں گا آخر دو قتل تو میں پہلے بھی کر چکا ہوں"

"کیا کہا تم قاتل ہو" کارل دو فٹ اچھل کر دور جا کر گرا

"ہاں ہوں قاتل بولو کروں تمہارا قتل ابھی کروں تمہارا کام تمام"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے تم دونوں اپنی باتیں بعد میں کرنا پہلے مجھے تو بچاؤ میں یہاں پہ لٹک گیا ہوں"

"ارے ارے تم تو مر رہے تھے ہم تو بس تمہیں مارنے کی ٹپس بتا رہے تھے کہ اگر مرنا ہو آسانی سے مرنا ہو مشکل سے مرنا ہو جیسے بھی مرنا ہو ہم سے رابطہ کرو"

"کتنے کوئی ذلیل لوگ ہو تم لوگ یہاں پہ بندہ مر رہا ہے بجائے اُسے بچانے کے اس کو ہی مارنے کے ٹپس بتا رہے"

"جب بندہ ہی مرنے کا بولے تو کیا کر سکتا ہے کوئی"

"بکواس بعد میں کرنا نیچے اتارو مجھے ورنہ کیس کروا دوں گا تم لوگوں پہ"

"کیوں تم کوئی گورنر لگے ہو جو ہم پر کیس کروا دو گے" سعدی نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی

"جانتے نہیں ہو تم لوگ MNA کا بیٹا ہوں میں حمزہ حیدر علی نام ہے میرا"

"ہم نے پوچھا نہیں تھا آپ سے کہ آپ کون ہیں آپ کا نام کیا ہے آپ کی شخصیت کیا ہے اگر آپ نے بتا ہی دیا تو ہم آپ کا شکریہ ادا ہرگز نہیں کریں گے "اف کارل حد ہوتی ہے

"اچھا اب مرو نہیں اتار رہا ہوں تمہیں میں نیچے "سعدی کو رحم آ گیا تھا

نیچے اترتے ہی اس نے سعدی کو اپنے گلے سے لگایا جبکہ سعدی تو ساکت ہی کھڑے رہ گیا یہ کیا پاگل نمونے ملے تھے آج اسے مال میں جبھی اس کی نظر سامنے سے آتے ایک لڑکے پہ پڑی کوئی اندھا ہی تھا اور بالکل اندھے انداز میں چلتے ہوئے آ رہا تھا کے سامنے ایک ڈمی سے ٹکرایا ڈمی اس کے ہاتھ پہ جا گری اس نمونے نے بالکل اس انداز میں اس ڈمی کو پکڑا جیسے مانو کوئی ڈمی نہیں لڑکی ہو گئی سعدی نے بولا لو ایک اور نمونہ دو نمونے کم تھے جو تیسرہ نمونہ بھی آ گیا اور مزے کی تو بات یہ تھی کہ وہ ان تینوں کی طرف ہی چلتا ہوا آ رہا تھا

"ہاں تو بھائی لوگ کیسی لگی میری انٹری اچھی تھی نا"

"بالکل بھی اچھی نہیں لگی بہت زیادہ ہی کوئی بکواس تھی"

"کارل تم تو اپنا منہ ہی بند رکھو جب بھی بولنا فضول بولنا"

"ایک سیکنڈ تمہیں میرا نام کیسے پتہ کون ہو تم کہاں سے آئے ہو کیا نام ہے تمہارا کیا شخصیت ہے تمہاری بولو ورنہ میں تمہیں ابھی کے ابھی بجلی کے جھٹکے دیتا ہوں"

"میرا نام حسن سلطان ہے میں برسٹر ہوں میرا بہنوئی عمر حیات کو سب پتہ ہوتا ہے تو مجھے بھی سب پتہ ہوتا ہے"

"میرا کینیڈا میں کوئی دوست نہیں ہے کیا تم لوگ میرے دوست بننا پسند کرو گے؟"

"کہے تو تم سچ ہی رہے ہو میرا بھی ویسے یہاں کوئی دوست نہیں ہے میں میں دوست بننا پسند کروں گا" سعدی نے کہا

"میرے پاکستان میں بہت سارے دوست ہیں لیکن کینیڈا میں ایک بھی نہیں تو میں بننا پسند کروں گا"

حیدر نے بھی دوستی کی حامی بھر لی

"کارل تم کیا کہنا چاہو گے دوستی کرو گے یا پھر بجلی کے جھٹکے دو گے ؟ حسن نے کارل سے سوال کیا

"دوستی بھی کروں گا اور بجلی کی جھٹکے بھی دوں گا بولو تم تینوں کو منظور ہے ؟

ہاہاہا منظور ہے ان تینوں نے ایک ساتھ کہا اور پھر چاروں ہنس کے مال سے ایک ساتھ ایک دوسرے کو مارتے ہوئے چل پڑے

بس یہیں سے ہوا تھا ان چاروں کی دوستی کا آغاز اور پھر ایک ساتھ ان لوگوں نے چار سال گزار لیے ان چار سالوں میں یہ لوگ ایک دوسرے کو جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے تھے۔۔

---

"چار سال بعد"

---

رات کا وقت تھا گلیاں سُنسان تھیں ہر طرف اندھیرا تھا وہ چاروں رات کے اِس پہر بیچ سڑک پر لوڈو کھیل رہے تھے سامنے سے آتی کار کو بریک لگا تھا ایک لڑکا باہر آیا اور انگلش میں بولا

"تم لوگوں کو مرنے کے لیے میری ہی کار ملی ہے"

"ہمیں کھیلنے کے لیے فی الحال یہ جگہ ملی ہے"

"اٹھو یہاں سے مجھے جانا ہے جانے دو"

"ہاں تو بھائی تو جانا ہم نے کون سا تیرے ہاتھ پیر پکڑے ہیں کہ تو نہ جا" حیدر کو اب غصہ آنے لگا تھا

"تم لوگ ہٹو گے تو میں جاؤں گا نا ایسے کیسے چلا جاؤں تم لوگوں کے اوپر سے چلا جاؤں کیا"

"ہاں بھائی اگر تجھے ایسے ہی جانا ہے تو چلا جا ہمارے اوپر سے ہی چلا جا" حسن کو تو مستی چڑھی تھی

"میں تم لوگوں کے اوپر سے گیا تو تم لوگوں کا ایکسٹینڈ ہو جائے گا اور پھر تم لوگ مر جاؤ گے تو سارہ کیس میرے اوپر ہی بنے گا پاگل ہو کیا تم لوگ؟

"ابھی جہاز ہمارے اوپر سے گیا وہ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکا تو تیری گاڑی ہمارا کیا بگاڑ لے گی"؟ کارل بھی کارل تھا

"عجیب پاگل ہو تم لوگ سارا کیس تو میرے اوپر بنے گا تم لوگوں کو کیا جائے گا"

"تو فکر نہ کر میں تیرا کیس لڑ لوں گا" حسن نے اُسے تسلی دی

"جب تم مر جاؤ گے تو پھر کیس کیسے لڑوں گے تمہاری روح آئے گی کیا کیس لڑنے کے لیے آتما آئے گی تمہاری پاگل ہوں کیا تم"؟

"جیسے بھی لڑوں یہ میرا پرسنل میٹر ہے تو میرے پرسنل میٹر میں انٹرفیئر نہ کر"

"کمبخت مینیور کھوا اپنا یہ فضول سا گیم میں تو چلا"

"ابے ایڑا تھا کیا یہ"؟ سعدی نے حیرت سے پوچھا

"تیرے ہی دوست تھا تجھے ہی پتہ ہو گا"

"اچھا میرا دوست تھا سعدی ہنسنے لگا اور پھر ہنستے ہنستے رکا بہت زیادہ فضول بکواس کرتے ہو تم حسن سلطان اپنی بکواس اپنے اندر تک رکھا کرو اس کو باہر نہ نکالا کرو یہ جب تم بولتے ہو تو بہت زیادہ فضول بولتے ہو اور برے لگنے لگتے ہو"

"سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے سعدی یوسف"

"ایک تم اور یہ تمہارا فضول سا سچ دونوں سے اللہ بچائے"

"آمین انشاءاللہ" حیدر نے کہا تھا

"تو تو بولا ہی نہ کر حیدر جب تو بولتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی جانور بول رہا ہو"

"اب میں بھاؤ بھاؤ تو کرتا نہیں جو تجھے میں جانور لگوں انسان ہوں انسانوں کی طرح بولتا ہوں تو بہت زیادہ فضول نہ بولا کر کارل"

"روک سالے تیری تو اب تو مجھے بتائے گا کہ میں فضول بولوں یا پھر فضول نہ بولوں"

Slowly love will come and fall will be slowly love

If you travel, then my friend take a little breath

Let's have a lot of life, so love

وہ نوجوان انگلش میں گانا گاتے ہوئے جا رہا تھا۔

"یہ کیا بول رہا ہے" حیدر نے سوال کیا

"انگلش میں گالیاں دے رہا ہے تجھے بھی سننی ہے"

"نہیں تو سن لے اگر اتنا شوق ہے تو"

"دیکھ لو بازی تو میں ہی جیت گیا ہوں آخر کار لڈی گریٹ جو ہوں" وہ واقعی گیم جیت گیا تھا

"اب چلو جلدی کرو گھر بھی جانا ہے سونا بھی ہے اور پھر آفس بھی جانا ہے"

---

اگلی صبح روشن نکلی تھی. سعدی نے ایک پارٹ ٹائم جاب شروع کی تھی اور آج اس کا تیسرا دن تھا. وہ خوب لگن سے کام کر رہا تھا اس بات سے بے خبر کے اس کے لیے کیا طوفان آرہا ہے. دوپہر کے دو بج رہے تھے وہ کمپیوٹر پر کھٹا کھٹ ٹائپ کر رہا تھا جب اچانک باہر سے کچھ وزنی گرنے کی آواز آئی وہ گھبرا کر باہر نکلا تو آگے کا منظر دیکھ کر اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا.
سامنے ریسیپشن کا ڈیسک نیچے گرا پڑا تھا سارے کاغز وغیرہ ادھر اُدھر بکھرے تھے اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا جی چاہا وہ اس کا قتل کر دے. سامنے کارل دی منحوس مارا اپنی بتیسی کی نمائش کرتا ہوا کھڑا تھا.
" تمممم ادھر کیوں آئے ہو" ابھی وہ کوئی جواب دیتا اس سے پہلے ہی کوئی آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا تھا اس کے ہاتھ میں کچھ ڈبے تھے پر پھر پتا نہیں اس کی بریکیں فیل ہو گئی اور ہاتھ میں پکڑے ڈبے اچھل کر زمین پر آگرے پر گرنے سے پہلے وہ اپنے اندر موجود پینٹ سامنے کھڑے سوٹڈ بوٹڈ آدمی کے اوپر پھینک چکے تھے. سعدی کا دماغ بھک سے اڑا تھا

کیونکہ پینٹ لانے والا حسن سلطان تھا اور جس کے کپڑوں پر پینٹ نے رنگ بھرے تھے وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا باس تھا جو غالباً شور سن کر باہر آیا تھا۔

"داغ تو اچھے ہوتے.." سعدی کی گھوری نے حسن کو خاموش کرا دیا تھا۔ابھی یہ کافی نا تھا شاید لفٹ سے نکل کر اندھا دھند بھاگتا حیدر سیدھا باس میں بجا تھا اور اپنے ساتھ باس کو بھی زمین پر گرا چکا تھا۔اب منظر کچھ یوں تھا کہ زمین پر گرے پینٹ کے اوپر باس پڑا تھا اور اس کے اوپر حیدر

"استغفر اللہ اچھا کھاسا رومانٹک سین آپ کے جینڈر نے خراب کر دیا" وہ منہ بناتا کھڑا ہو گیا۔ سعدی نے تو ہار مان کر آنکھیں میچ لیں۔ پھر آگے بڑھا اور باس کو آٹھایا

"سوری سر" اس کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کہے

"میرے آفس میں آوا بھی" باس نے غراتے ہوے سعدی کو کہا اور اپنے آفس کی جانب چل دیا سعدی نے ایک آگ بگولا نظر ان تین پر ڈالی اور باس کے پیچھے چلا گیا۔ وہ تینوں اب صوفے پر چپ کر کے بیٹھے تھے جیسے وہ بچے بیٹھتے ہیں جن کو شرارت کے بعد باپ سے ڈانٹ پڑنی ہو۔ کچھ دیر بعد سعدی آفس سے باہر آتا دکھائی دیا اور وہ سیدھا اپنے آفس میں گیا کچھ دیر بعد وہ اپنے آفس سے سامان کے ساتھ باہر آ رہا تھا

"ہمارا دوست فائر ہو گیا" کارل نے اعلان کیا تھا

"غلط! آزاد ہو گیا" حیدر نے تصیح کی.

"تم دونوں اگر زندگی سے آزادی نہیں چاہتے تو بکواس بند کرو آج نہیں بچنا ہم تینوں نے"

سعدی نے ریسیپشن پر روک کران کی طرف دیکھا اور پاس آنے کا اشارہ کیا

"سب کے سامنے سزا ملنی ہے کیا؟"

وہ تینوں اس کے پاس گے

"اب یہ گند جو مچایا ہے صاف کرواسے"

اب منظر کچھ یوں تھا کہ سعدی صوفے پر بیٹھا تھا اور وہ تینوں آفس کی شکل پہلے جیسی بنانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے آخر تھک کر رسیپشنیسٹ بول پڑی

"آپ لوگ جائیں چھوڑدیں اسے بس جائیں پلیز" وہ اپنا سر پیٹنے کے قریب تھی. وہ تینوں تو چاہتے ہی یہ تھے فٹ سے باہر بھاگ گے اور سعدی بے بسی سے اٹھا اور اس لڑکی کے ساتھ مل کر ریسپشن صاف کیا کچھ دیر بعد جب باہر نکلا تو وہ تینوں باہر کھڑے تھے سعدی نے ایک نظر ان پر ڈالے بنا آگے بڑھ گیا

"اوے روک"

"سالے سن تو"

"بہرا ہے کیا روک جاااا"

"تو ہمیں جو سزا چاہے دے دے"

پر شاید یہی ان کی سزا تھی پر یہ سزا ان کی جان نکال رہی تھی چار سال سے وہ ساتھ ایک دوسرے سے بات کیے بنا کیسے رہ سکتے تھے

"سعدی روک جا ورنہ میں نے نوشیر وان بن جانا ہے" نوشیر وان کے نام پر سعدی کے قدم ایک پل کو تھمے پر پھر آگے بڑھ گیا

"تجھے ہماری چار سال کی دوستی کا واسطہ ہے مان جا"

"جو تو کہے گا ہم کریں گے"

سعدی رو کا دو منٹ سوچا اور پھر مزے سے بولا

"ٹھیک ہے ایک ہفتے تک جو میں کہوں گا وہ مانو گے اور آج رات اچھا سا ڈنر کراو گے اور ابھی کے لیے سڑک کراٹھک بیٹھک لگاو اور اونچا بولو ہم بندر ہیں"

"ابے ے پاگل ہے کیا اتنے لوگوں کے سامنے کیسے کریں؟"

"دیکھ آخری چھوڑ دے باقی کر لیں گے ہم"

"اوکے بائے" سعدی آگے بڑھ گیا

"افففف اچھا روک"

اب منظر کچھ ایسا تھا کہ وہ تینوں بیچ میں کھڑے اٹھک بیٹھک لگا رہے تھے ساتھ اونچی آواز

انگلش میں بول رہے تھے

"ہم بندر ہیں"

آس پاس گزرتے لوگ ان کو پاگل ہی سمجھ رہے تھے اور کچھ باقاعدہ ہنس رہے تھے. لڑکیاں آپس میں کھسر پھسر کر رہی تھیں ہائے ان کی عزت کو سعدی نے مٹی میں ملا دیا تھا. دو منٹ بعد ہی ان کا صبر جواب دے گیا تھا اور وہ سعدی کو مارنے بھاگے تھے اب سعدی آگے تھا اور وہ تینوں پیچھے کچھ دیر ایسے پکن پکڑائی کھیلنے کے بعد وہ چاروں نیچے بیٹھے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے. کیا خوبصورت دوستی کا منظر تھا.

---

یہاں سے وہ لوگ سیدھا گھر گئے تھے گھر کی حالت بھی کچھ اسی طرح تھی جیسے وہ لوگ سعدی کے آفس کی کر کے اے تھے۔۔۔

"میرے آفس کو تو گندا کر دیا تم لوگوں نے گھر ہی صاف کر لو"

"ہم کریں؟ تم اپنے ماموں کو بولا لو وہ گھر بھی صاف کر دیں گے اور برتن بھی دھو دیں گ ئے"

"وہ تمہیں بھی دھو دیں گ ئے حسن سلطان"

"ایک کام کیوں نہیں کرتے تم حسن تم اپنے بہنوئ کو بولا لو وہ کپڑے دھو دے گا سعدی کا ماموگھر صاف کرلے گا برتن بھی دھو دے گا تمہارا بہنوئی کھانا بنالے گا کپڑے دھو دیگا ہمارے لئے آسانی ہو جاے گی" حیدر نے کافی سمجھداری والی بات کی تھی کارل نے پیچھے سے آ کے حیدر کے کندھے پہ شاباشی دی۔۔۔

"واہ میرے شیر کی نا تو نے شیروں والی بات"

"شیر نہیں بندر بول فالتو بکواس کر رہا ہے یہ اب میرا بہنوئی پاکستان سے کینیڈا ائے گا کپڑے دھونے کے لیے"

"تو تم بھی تو فالتو بکواس کر رہے تھے حسن سلطان اب کیا میرے ماموپاکستان سے کینیڈا ائیں گے گھر صاف کرنے اور برتن دھونے کے لیے"؟

"پر تم ہی تو کہتے ہو کہ تمہارے ماموبر تن اچھے دھوتے ہیں" کارل نے کہا

"تو پھر کیا خیال ہے اپنا ایک ریسٹورنٹ کھول کر رکھ لیں تمہارے ماموکو برتن دھونے کے لیے" حسن نے کہا

"ریسٹورنٹ کے ساتھ ایک دھوبی شاپ بھی کھول لیتے ہیں تمہارا بہنوئی کپڑے دھودیگا" جواب حیدر کی طرف سے آیا تھا
سعدی کا قہقہ بلند ہوا ہاہاہاوہ ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا ساتھ حیدر اور کارل کا بھی ہنس ہنس کر بُرا حال تھا جبکہ حسن سلطان کا دل چاہا اِن لوگوں کو عدالت میں لے جا کر اپنی کرسی پر بیٹھا کر ایک ایک کرکے کرسی پر سے دھکا دے

"تم لوگوں کو کیسی نے بتایا تم لوگ ہنستے ہوئے کیسے لگتے ہو"؟ حسن نے سوال کرا

"میں بہت کیوٹ لگتا ہوں" حیدر نے خود کی تعریف کری

"میرا حُسن تو ہے ہی بے مثال ہنستے ہوئے تو شہزادہ لگتا ہوں" کارل نے بھی خود کی تعریف کری

"میں بہت خوبصورت ہنڈسم اور معصوم لگتا ہوں" سعدی نے بھی اپنی تعریف کری حسن کانوں کو ہاتھ لگا کر رہے گیا توبہ توبہ اتنا جھوٹ۔۔

"حیدر تم کیوٹ نہیں ڈھیٹ لگتے ہو اور کارل تم شہزادے نہیں شیطان لگتے ہو اور سعدی تم اب تم معصوم نہی رہے تم بہت تیز ہو گۓ ہو حسن بلکل ایسے بول رہا تھا جیسے کیسی فلوپ فلم کا ہیرو ہو

"تم جلتے ہو میرے حُسن سے" حیدر نے چیڑ کر بولا

"جلتے تم ہو میرے حُسن سے"

Clubb of Quality Content

"چُپ کرو تم دونوں میرے پاس زیادہ حُسن ہے تم دونوں مجھ سے جلتے رہتے ہو" سعدی نے اُن دونوں پر افسوس کر او ہ تینوں اپنے حُسن کو ایک دوسرے سے زیادہ بول رہے تھے جب کارل زور سے چیخا۔۔

"بس کرو تم لوگ میرے پاس بے مثال حُسن ہے مجھ سے لے لو آدھا آدھا"

"یہ میرا بھائی" تینوں کارل کے گلے لگ گ ئے کیا حسین دوستی تھی۔۔۔

---

شام کا وقت تھا وہ چاروں کیفے میں تھے چاروں ہی کیڈ شیڈ میں تھے چاروں ہی بے حد خوبصورت اور ہینڈسم بھی لگ رہے تھے وہ چاروں ایک دوسرے سے جلتے نہیں تھے ایک دوسرے کو تنگ کرتے تھے ایک دوسرے پر جان دیتے تھے منہ پر کچھ بھی بول دیں دل میں کچھ نہیں رکھتے تھے چار سال کا ساتھ تھا اِنکا عادت ہو گئ تھی اِنہیں ایک دوسرے کی ایک دوسرے کے بِنا اب دل نہیں لگتا تھا اِنکا یہ چاروں ایک دوسرے کو بے حد عزیز تھے۔۔۔
ابھی ویٹر انکی ٹیبل پر چار کافی اور چار سینڈوچ رکھ کر گیا تھا جنہیں وہ کھانے لگ ئے حسن کا

فون بجا تو وہ سینڈ وچ چھوڑ کر جیب سے فون نکالنے لگا حیدر موقع دیکھ کر اُسکی پلیٹ سے سینڈ وچ اُٹھا کر کھا چُکا تھا حسن نے فون جیب میں رکھ کر پلیٹ دیکھی تو پلیٹ خالی تھی اُس میں سینڈ وچ نہیں تھا

"میرا سینڈ وچ کہا گیا ابھی تو یہی تھا"

"مجھے نہیں پتہ "سعدی اپنا سینڈ وچ کھاتا ہوا بولا

"کارل تونے چورایا نہ میرا سینڈ وچ"

"اِس بار چور میں نہیں ہوں "کارل نے شانے اُچکا دیے

"میرا سینڈ وچ کہاں گیا" حسن رونے والا ہو گیا تھا اُسکی روتی شکل دیکھ کر وہ تینوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے کیفے میں موجود لوگ اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے ایک لڑکی اُنکے پاس آئ وہ انگلش میں کچھ کہنے لگی۔۔۔۔

"آپ لوگ پلیز تھوڑا کم ہنس لیں میں اپنا کام کر رہی ہوں ڈسٹرب ہو رہی ہوں میں" انگلش میں لڑکی نے کہتے ہوئے اُن چاروں کو دیکھا

"ہم کیا کریں"؟ حیدر نے انگلش میں پوچھا

"پلیز تھوڑا سلو بول لئیں" لڑکی نے گویا التجا کری

"ہائے یہ کتنا پیارا بولتی ہے دل آگیا میرا" اِس پر حسن نے اردو میں کہا

"تیرا دل کب کسی لڑکی پر نہیں آتا"؟

"جل جاؤ میرے دل سے تم لوگ"

"ہونہہ ہمارے اتنے بُرے دن نہیں آئے جو جلئیں" وہ تینوں ایک ساتھ بولے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ ساتھ بولنے کی پریکٹیس کب کری تم تینوں نے ؟حسن حیران ہوا

"جب تو واش روم گیا تھا جبھی کری" حیدر کی طرف سے الٹے جواب کی ہی امید تھی

"بہت اچھی بکواس کر لیتے ہو پر چس نہیں اتی مجھے" وہ لوگ اپنے ہی اردو میں باتیں کرنے میں لگے ہوئے تھے اور لڑکی انہیں حیران ہو کے دیکھ رہی تھی

"اپ ہمیں اتنے پیار سے کیوں دیکھ رہی ہیں ؟"کارل نے دل پر ہاتھ رکھ کے لڑکی سے انگلش میں پوچھا لڑکی اس کے اس انداز پہ کہنے پر بھاگ پڑی

"یہ لڑکیاں مجھے دیکھ کے بھاگ کیوں جاتی ہیں میری خوبصورتی برداشت نہیں ہوتی اِن سے "کارل کو گویا صدمہ لگا

"میڈم خوب صورت لڑکوں سے بھاگتے نہیں ہیں" سعدی نے چیخ کر کہا

"وہ چلی گیٔ ہے سعدی" حیدر نے نفی میں گردن ہلایٔ

"کیا مطلب میری محبت پھر سے ادھوری رہے گی" حسن کا صدمہ زیادہ گہرا تھا اُسکا سر چکرانے لگا تھا وہ چیئر پر پیچھے کی طرف ہوا اور آ گلے ہی لمحے چیئر سمیت نیچے گر گیا سامنے سے آتا ویٹر اُسکے ہاتھ میں کافی اور سینڈوچ کی ٹرے تھی نیچے پڑے حسن سے ٹکرا کر اُسکے اوپر گر گیا اب منظر کچھ اِس طرح تھا حسن نیچے اُسکے تھوڑا اوپر اور تھوڑا نیچے ویٹر ٹرے دور گر گیٔ تھی کافی اور سینڈوچ بھی گر گ ئے تھے

"کاش تو لڑکا نہیں لڑکی ہوتا" حسن ترسا ہوا

"اردو میں گالی نہ دو" ویٹر نے انگلش میں بولا

"یہ اِن لوگوں کو اردو گالی کیوں لگتی ہے؟" سوال حیدر کی طرف سے آیا

"جیسے تجھے انگلش گالی لگتی ہے ویسے اِنہیں بھی اردو گالی لگتی ہے" کارل نے شانے اُچکائے

"واہ بھائی تو اتنا سمجھدار کب ہوا"؟

"میں بچپن سے تھا تو نے ابھی غور کرا ہے" کارل کے شیطانی دماغ میں کچھ کھٹکا تھا

"بھاگو" کارل کے اتنے اچانک یہ بولنے پر وہ دونوں چونکے تھے

"بھاگو"

"پر کیوں"؟ سعدی نے پوچھ ہی لیا

"اگر ہم یہاں اور رو کے تو یہ لوگ ہم سے کیفے صاف کروائیں گ ۓ "

"بات میں دم ہے بھائی" حیدر نے کہا

"تو پھر بھاگو" سعدی کہتا ہوا بھاگنے لگا اُسکے پیچھے وہ دونوں بھی بھاگ ئے۔۔ ہونہہ بیچارہ حسن پھنس گیا۔۔ ویٹر اپنا یونیفارم جھاڑتا ہوا اُٹھا حسن بھی جلدی سے اُٹھا اِدھر اُدھر دیکھا وہ تینوں نہیں تھے وہ تینوں بھاگ گ ئے تھے ویٹر حسن کو دیکھا اور غصے میں بولا

" You fool"

حسن کو پھر سے صدمہ لگا وہ کچھ بولتا اِس سے پہلے کیفے کی کھڑکی کے باہر دیکھا وہ تینوں باہر تھے اور اُسے باہر آنے کا اِشارہ کر رہے تھے ویٹر کو دفع کر کے اُسنے باہر کی طرف دوڑ لگائی ویٹر سمیت کیفے میں موجود لوگ دیکھتے رہے گ ئے کیا لوگ تھے جہاں جاتے تھے تباہی مچاتے تھے نہیں نہیں وہ لوگ خود تباہی تھے۔۔۔

"تم لوگ مجھے چھوڑ کر نہیں گ ئے تھے یہی تھے"

"ہاں تجھے چھوڑ کر کیسے جاتے"

سعدی نے بولا

"میں حیران ہوا تم لوگ ساتھ تھے گ ئے نہیں تھے"

"ہائے ہائے ہائے غلطی ہو گی ہم سے ہمیں اِسے چھوڑ کر چلے جانا چاہی ئے تھا کیوں روک گ ئے ہم اِس کے لی ئے" حیدر کی سستی ایکٹنگ

"ہو گی چول"؟ کارل کے تاثرات ٹھنڈے تھے

"جوس پیلا دو موسمبی کا" حیدر نے پھر سے چول ماری

"گھر چل پیلاتا ہوں" سعدی نے کہا
وہ لوگ کار میں بیٹھ کر گھر کی طرف چلے گ ئے۔۔

گھر کا حال بالکل ویسا ہی تھا جیسے وہ لوگ چھوڑ کر گئے تھے کوئی چیز بھی اپنی جگہ پہ نہیں تھی ٹیبل پہ سے گلدان نیچے پڑا ہوا تھا پھول کارپیٹ پر بکھرے ہوئے تھے پاپ کان آدھے ٹیبل پر اور ادھے کارپیٹ پر گرے ہوئے تھے گھر میں رکھی پینٹنگ زمین پر پڑی ہوئی تھی پردے جھول کر نیچے آرہے تھے کھڑکیاں چوپٹ کھلی تھی باہر والے کے لیے آسان راستہ تھا گھر میں آکے چوری کرنے کا اب چوروں کے گھر میں بھی چوری ہونے لگے گی بھلا گھر کا حال ہی ایسے رکھتے تھے پھر باہر جا کے ہر جگہ کا حال تو بگاڑنا بنتا تھا حسن اندھوں کی طرح گھر میں داخل ہوا سامنے پڑی بیٹنگ سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔۔۔

"ہائے میری تو کمر ہی ٹوٹ گئی"

سعدی اپنے ہی حال میں بے گانا لگتا تھا حسن کے اوپر سے گزر کر ٹیبل سے ٹکرا کر نیچے گر گیا

۔۔۔

"ہائے میری بھی کمر ٹوٹ گئی"

ابھی یہ کم تھا جو طوفان کی طرح آتا حیدران دونوں سے ٹکرا کر ان دونوں کے درمیان میں ہی گر گیا۔۔۔

"میری تو کمر کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی چیزیں ٹوٹ گئی ہیں"

کارل نے تینوں پر کوفت بھیجی اور آگے بڑھ گیا اور آگے جا کے شاید غلطی کی ہو صوفے پہ اپنے اسی سپیشل پین پہ بیٹھ گیا جس سے وہ بجلی کے جھٹکے دیتا تھا ایک زوردار جھٹکا اس کو لگا اور کارل دو فٹ اچھلا سیدھا اُن تینوں کے اوپر جا کے گرا۔۔۔

"بجلی کے جھٹکے دیتے دیتے مجھے ہی بجلی کا جھٹکا لگ گیا"

"جیسا کرو گے ویسا بھرو گے بھی بھائی" یہ ہمارا مہان سعدی یوسف تھا

"مجھ سے تم لوگوں کا وزن برداشت نہیں ہو رہا" حسن تو تنگ ہو گیا تھا

"اگر تم لوگ لڑکی ہوتے تو پھر بات الگ تھی" حیدر نے شرارت سے کہا

اب کارل ان کے اوپر سے اٹھا اور باری باری ایک ایک کو اٹھانے لگا اور اٹھتے حیدر کے اندر پتہ نہیں کون سی طاقت آگئی جو دوڑ لگا دی اور سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور وہاں سے ٹی وی کا ریموٹ لے کے آیا جو اس نے اپنے تکیے کے نیچے چھپا کے رکھا تھا اب اس کا ارادہ تھا گھر میں گانا لگا کر گھر کو میوزک بار بنانے کا تھوڑی دیر میں گھر کے اندر ایک آواز گونج رہی تھی اور گھر کا پورا ماحول ہی بدل گیا تھا لائٹس آف تھی ایل ای ڈی کی لائٹ اسکرین چل رہی تھی پردے کھڑکیوں پر ڈلے ہوئے تھے پاپ کارن اب پیالی میں تھے گلدان کے اندر پھول رکھ کر ان کو ٹیبل پر پھر سے رکھ دیا گیا تھا وہ چاروں صوفے پہ بیٹھ کر گانا دیکھ رہے تھے پر حیدر نہیں دیکھ رہا تھا حیدر ناچ رہا تھا کیونکہ یہ گانا سنتے ہی اس کے اندر کوئی پتہ نہیں کون سی طاقت اجاتی تھی گانا بھی تو اس کا فیورٹ تھا دیسپیتو۔۔۔

وہ تینوں صوفے پہ بیٹھے تھے اور حیدر صوفے سے اگے کھڑا ہوا تھا

ہاتھ میں پاپ کارن پکڑے کمر مٹکا رہا تھا گانے کی تیز ابھرتی آواز میں اور زیادہ انرجی کے

ساتھ ڈانس کرتا جارہا تھا اس کا ڈانس دیکھ کے وہ تینوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے کبھی آگے جا کے پیچھے آجاتا تھا کبھی پیچھے سے جا کے کمر مٹکانے لگ جاتا بندر لگ رہا تھا حیدر کے دماغ میں کوئی خیال آیا اُسنے ریموٹ اُٹھایا اور گانا چینج کیا۔۔۔

"ساقی ساقی رے وساقی ساقی آپاس آرہ نہ جائے کوئی خواہش باقی" اب کے حیدر صوفے کی طرف آیا اور سعدی کو زبردستی کھڑا کیا سعدی نے پہلے تو بہت منع کیا پھر ہار مان کر کھڑا ہو گیا حیدر نے سعدی کو کمر سے پکڑا حیدر نے سعدی کی کمر پہ ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ کاندھے پہ اب وہ دونوں کپل ڈانس کر رہے تھے اُنہیں دیکھ کر وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے..

---

ویسے تو کھانا وہ اکثر باہر سے کھاتے تھے یا سعدی اور حسن بناتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کارل اور حیدر کو کہنا بیوقوفی تھی. پر آج چھوٹی تھی تو انہوں نے ٹروتھ ڈیئر کھیلنے کا سوچا.

بوتل گھمائی گئی اور سعدی پر آکر رو کی

"کچن میں جا فریج میں آئسکریم پڑی ہے وہ نکال اس کے اوپر سویا ساوس سر کا ڈال کر کھا"

حیدر کے اس انوکھے ڈیئر پر سب کو حیرت ہوئی تھی جب کہ سعدی نے گندی سی شکل بنائی

"مانا کہ اللہ کے رزق پر شکر ادا کرنا چاہیے پر یہ کیا کمبینیشن ہے؟" پر اس بے چارے کی سنی

کس نے تھی آخر اسے ڈئیر پورا کرنا ہی تھا. وہ اس عجیب سے کمبینیشن والا پیالا لے کر باہر آیا

"اللہ بچائے" کہہ کر پہلا چمچ منہ میں ڈالا. وہ تینوں بغور اس کا رد عمل دیکھ رہے تھے مگر اس

کا چہرہ سپاٹ تھا

"اہم یہ تو اچھا ہے یار میں نے سوچا نہیں تھا اتنا اچھا کمبینیشن ہو گا" اس کی بات سن کر ان

تینوں نے کچھ سوچے سمجھے بنا چمچ بھر کر منہ میں ڈال لیے اور پھر وہ تینوں کھانستے ہوئے نیچے

گر گے ان کا حال عجیب تھا ناک سے پانی آرہا تھا ہونٹ جم رہے تھے سعدی ہنستے ہوئے وہیں

گر گیا اب وہ چاروں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے.

کچھ دیر بعد گیم جاری کی گئی تو اس بار بوتل حسن سلطان پر آ کر رکی.

"چل شیلا کی جوانی پر ڈانس کر" کارل کے کہنے پر وہ تینوں ہنسنے لگے جب کہ حسن منہ کھولے

انہیں دیکھ رہا تھا کچھ دیر بعد سپیکر پر شیلا کی جوانی چل رہا تھا اور سامنے حسن سلطان ڈانس کر رہا

تھا اور اس کا ڈانس دیکھ کر ان تینوں کا ہنسی سے برا حال تھا حیدر تو انسٹا گرام پر لائو جا کر سب کو

اس کا ڈانس دیکھا رہا تھا اور بے چارہ حسن اس بات سے بے خبر تھا ورنہ آج حیدر بچتا نہیں.

اب دوبارہ بوتل گھمانے کی باری تھی پر سعدی نے روک دیا

'تم دونوں کے لیے ایک ہی ڈئیر ہے"

"کیا" ان تینوں نے بیک وقت سوال کیا

"آج رات کا کھانا تم دونوں بناو گے "

حسن کو ہنسی کا دورہ ہی تو پڑا تھا سعدی مسکراہٹ ظبط کیے لطف اندوز ہو رہا تھا اور کارل اور حیدر کی شکل دیکھنے والی تھی وہ شاک میں تھے. ایک گھنٹے رونے کے بعد آخر وہ دونوں کچن میں کھڑے تھے اور سعدی اور حسن لاونج میں پی سی پر گیم کھیل رہے تھے

"کتنے بے وفا ہیں یہ دونوں ہمیں کام پر لگا کر خود گیم کھیل رہے ہیں"

"ہائے ہم کچن میں کام کریں گے تو ہمارا حسن خراب ہو جاے گا"

ان دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیزی سے دیکھا اور ایک ساتھ اونچا چیخے. سعدی اور حسن ہڑبڑا کر کچن میں آئے تو سامنے وہ دونوں معصومیت سے پلکیں چھپکا کر سعدی اور حسن کو دیکھ رہے تھے

"سعدی حسن تم دونوں کتنے اچھے ہو نا جتنی خوبصورتی تم دونوں کے پاس ہے ہمارے پاس کہاں ہے (دل میں خود کو کوسا بیڑا اگرق ہو اس کوکنگ کا کیا کیا کرنا پڑ رہا)"

"کیا ہوا ہے "حسن نے آئیبر واٹھاتے ہوئے پوچھا

"تھوڑی سی ہیلپ کر دو نا"

"نہیں بلکل نہیں"

"اچھا کم سے کم یہاں کھڑے ہو کر کمپنی ہی دے دو"

"چلو کیا یاد کرو گے یہ کر لیتے ہیں"

حیدر پیاز کاٹ رہا تھا اس کی آنکھوں سے پانی بہے رہا تھا

"اللہ حساب لے گا تم دونوں سے MNA کے بیٹے حمزہ حیدر علی کو کس کام پر لگا دیا ہے"

کارل آٹا گوندھنے کی کوشش کر رہا تھا

"دل تو کر رہا ہے بجلی کے جھٹکے دوں دونوں کو"

سعدی اور حسن ان کی حالتوں سے لطف اٹھا رہے تھے.

حیدر پیاز کاٹ کر کارل کے پاس گیا جو کب سے نا جانے آٹے کے ساتھ کیا کر رہا تھا اور جب جھانکا تو بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا

"یہ... یہ کیا ہے" وہ باما شکل ہنسی کے بیچ بولا تھا

کارل کو تپ چڑھ گئی اور آٹے والے ہاتھ حیدر کے منہ پر مل دیے بلکل ایسے جیسے اس کی شادی پر تیمور احمد ریاض اشعر اور حارث نے ابٹن ملا تھا ہاے اسے وہ پانچ شدت سے یاد آئے تھے پر وہ پانچوں اب مختلف ملکوں میں رہتے تھے. اسے یشفہ بھی یاد آئی تھی جو کافی عرصے سے اپنے بابا کے پاس تھی کیونکہ ان کی طبیعت ناساز تھی. سعدی اور حسن کے قہقہے پر وہ حال میں لوٹا تھا اور اپنے بگڑے چہرہ کا احساس ہوا اس نے بھی آٹا ہاتھ پر مل کر کارل کے منہ پر تھپ دیا پیچھے سعدی اور حسن ہنس رہے تھے کارل اور حیدر نے ایک دوسرے کو

آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا اور ہاتھ پر آٹا مل کر سعدی اور حسن کی جانب اتنی تیزی سے لپکے کہ انہیں بھاگنے کا بھی موقع نہیں ملا اور اب ان چاروں کے چہرہ پر آٹا لگا تھا. ابھی وہ کچھ کرتے اس سے پہلے ہی کوکر چولہے سے نیچے زمین پر آ گرا اور کچن میں گول گول گھمنا شروع ہو گیا "لو جی کوکر کو بھی ڈانس کرنا ہے"

"اس کو صرف گھمنا آتا ہے کیا؟ کوئی اور ڈانس موز نہیں سکھائے کیا کسی نے"

وہ دونوں اپنی ہی باتوں میں لگ گئے تھے سعدی نے کارل کو پکڑا اور حسن نے حیدر کو اور کھینچ کر کچن سے باہر نکالا اور ساتھ ہی کوکر پھٹ گیا اس کا کالک ان چاروں کے منہ پر لگی تھی مگر صد شکر بڑا نقصان نہیں ہوا البتہ کچن کی حالت کو دیکھ کر کوئی بھی اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے گا. تباہ حال کچن اور اس کے باہر وہ چاروں کالک اور آٹا ملا ہوا چہرہ لیے کھڑے تھے اگر اس وقت یہاں کوئی آجاتا تو یقیناً ڈر کر بھاگ جاتا.

اب کچن کو اس وقت کون صاف کرتا اسی لیے اسے ایسا چھوڑ کر کھانا آرڈر کیا. اب وہ لوگ کھانے کا ویٹ کرتے ہوئے ٹروتھ ڈیئر کھیل رہے تھے بلکہ صرف ٹروتھ ٹروتھ کھیل رہے تھے.

"کارل امرحہ کے پلان کے مطابق ویرا اور سائی تو واپس چلے گئے عالیان اور امرحہ بھی ساتھ ہیں مگر پھر تو کیوں نہیں مرا؟" حسن کا دماغ گھوم ہی تو گیا تھا. ان چار سالوں میں ان کو ایک

دوسرے کے بارے میں سب پتا چل گیا تھا کوئی راز نہیں رہا تھا کچھ پرسنل نہیں تھا.

"ابے تو مجھے مارنا چاہتا ہے؟ گدھے دوں تجھے بجلی کا جھٹکا"

"چل بتا تجھے بجلی کے جھٹکے دینے میں کیا مزا آتا ہے؟"

"مزا ہی مزا ہے بھائی کہے تو تجھے دے کر دکھاؤں؟" اس نے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا

"بھاڑ میں جا" حسن کا موڈ ہی خراب ہو گیا تھا.

"چل حسن تو بتا تو نے کبھی اپنے بہنوئی سے اپنے کپڑے دھلوائے ہیں؟" سعدی کے سوال پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا

"نہیں بھائی وہ بس میری بہن ہالے سلطان کے کپڑے دھوتا ہے باقیوں کے لیے وہ عمر حیات بن جاتا ہے" حسن نے برا سا منہ بناتے کہا.

"چل حیدر تو بتا کھانا چوری کر کے کھانے میں زیادہ مزا آتا ہے کیا؟"

"ہاں بھائی اس میں جو سواد ہے وہ اپنے کھانے میں کہاں ہے"

سب ہنسنے لگے تھے

"چلو پھر آج حیدر کا کھانا چوری کر کے دیکھتے ہیں" کارل نے اسے چیڑایا

"میرے کھانے کی طرف دیکھنا بھی مت" حیدر نے تنبیہ کی.

"پہلے آ تو جائے پھر ہی دیکھیں گے"

"سعدی تو رہ گیا ہے"

"ہاں چل تو بتا تجھے سب سے زیادہ یاد کس کی آتی ہے؟"

سعدی ایک پل کو خاموش ہوا

"حنین کی. ویسے تو میں پہلے بھی چار سال کینیڈا رہا تھا تب بات اور تھی مگر جب میں آٹھ ماہ سب سے دور سری لنکا میں تھا تو مجھے معلوم ہے مجھے سب سے زیادہ یاد حنین یوسف نے ہی کیا ہو گا" اس کے چہرے پر اپنی بہن کو یاد کرتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ تھی

"بھائی تو احمر سے اس کی شادی کرا دے" سعدی نے کشن اٹھا کر حیدر کے منہ پر مارا تو وہ سب ہنس پڑے.

اب کارل کے شیطانی دماغ میں کچھ چل رہا تھا

"منحوس مارے تو کیا سوچ رہا ہے؟"(ہائے امرحہ مینڈکی کی یاد آ گئی تھی)

"میرے اندر کا پرینک ماسٹر جاگ رہا ہے"

"میرا بھی" حیدر اس کا مطلب سمجھتے ہوئے ساتھ مل گیا

"ہمیں بھی سمجھاؤ" ہمارے معصوم سعدی کو سمجھ نہیں آئی تھی.

"ڈیلوری بوائے کے ساتھ پرینک کریں؟"

"کیسا پرینک"

"بھوت والا"

"بس کارل تو سامنے چلا جاوہ خود ی ڈر جاے گا"

"ہو گیا؟ اب سیٹ اپ کرتے ہیں"

"تم دونوں پاگل ہو گے ہو میں اور حسن نہیں ہوے" سعدی نے کہا پر حسن کے جواب پر وہ چپ رہ گیا حسن بھی ان کے ساتھ مل گیا تھا تو اسے بھی ساتھ ملنا پڑا.

ڈیلوری بوائے نے بیل دی مگر جواب ندارد. دوبارہ بیل دی تو دروازہ کھول گیا مگر کوئی باہر نہیں آیا. ڈیلوری بوائے اندر چلا گیا پر گھر میں اندھیرا چھایا تھا وہ آویزیں دے رہا تھا "کیا کوئی ہے؟" مگر جواب نہیں آرہا تھا. اچانک سپیکر پر عجیب سی آوازیں آنے لگیں.

"کک.. کون ہے" بے چارہ ڈیلوری بوائے ڈر رہا تھا اس نے اپنا بیگ کرسی پر رکھا اور اس کمرے کی جانب بڑھا مگر اس کے کمرے تک پہنچنے سے پہلے ہی کمرے کا دروازہ کھولا اور سامنے کوئی سفید چادر میں کھڑا تھا اس کے پیچھے کوئی اور بھی تھا ویسی ہی سفید چادر میں وہ ڈیلوری بوائے چیخ کر باہر بھاگا اسے تو اپنا بیگ بھی یاد نہیں رہا تھا حسن کے پیچھے حیدر آکر بجا اور اس کے پیچھے سعدی اور وہ چاروں نیچے گر گے. اب سب سے نیچے کارل تھا اس کے اوپر حسن اس کے اوپر حیدر اور حیدر کے اوپر سعدی.

"امی میں گیا" کارل نیچے چیخا تو وہ باری باری اٹھ گے

"ہم نے تو ایک پیزا منگوایا تھا یہ تو پورا بیگ دے گیا وہ بھی فری"

"تو پھر کرتے ہیں پارٹی" کارل اور حیدر مزے سے بولے

"نہیں یار یہ غلط بات ہے چلو اس کو بیگ واپس کریں اور پیزا کے پیسے دیں" یہ ہمارا رحمدل سعدی تھا. اس نے کسی کا انتظار نہیں کیا اور بیگ اٹھا کر نیچے گیا نیچے ڈیلوری بوائے بے چارہ ڈرا سہا بلڈنگ کے سامنے کھڑا تھا سعدی اس کے پاس گیا

"ہیلو بھائی معاف کرنا ہم بس مزاق کر رہے تھے" ساتھ اس کو بیگ پکڑایا. وہ بے چارہ اتنا ڈرا ہوا تھا کہ کچھ بولے بنا بیگ پکڑا اور بائک پر بیٹھ گیا

"ارے بھائی ہمارا پیزا تو دیتے جاو" سعدی نے پیسے اسے پکڑاتے ہوے کہا ڈیلوری بوائے نے جلدی سے بیگ میں سے پیزا نکال کر دیا اور بائک بھگا لے گیا سعدی واپس اوپر گیا اور ان چاروں کی پیزا پارٹی شروع ہو گئی.

---

رات کے آٹھ بج رہے تھے.

یہ ان چاروں کا گیم ٹائم تھا اس ٹائم وہ چاروں پی سی کے سامنے بیٹھ کر گیم کھیلا کرتے تھے ابھی بھی یہی ہو رہا تھا مگر پھر پتا نہیں ان کی گیم کے کرداروں کو کونسا دورا پڑا تھا سعدی کا کردار دیوار میں بجی جا رہا تھا اور کوئی بٹن اس پر اثر نہیں کر رہا تھا

"ابے یار اس کے اندر کونسا بھوت آ گیا ہے" سعدی زچ ہو گیا تھا. پھر حیدر کے کردار کو بھی

دور اپڑ گیا اس نے اپنی گن سے خود کو ہی گولی مار دی

"یہ پاگل ہے ابے کیا یار"

"یہ بھی تیری طرح پاگل ہو گیا ہے" کارل نے ہنستے ہنستے کہا مگر یہ کیا اس کا کردار کھائی کی طرف بھاگ رہا تھا اور کچھ بھی کرنے سے نہیں روک رہا تھا اور پھر وہ کھائی سے گر گیا.

"اس نے خودکشی کیوں کی کیا کوئی لڑکی دھوکا دے گئی تھی" کارل نے غصّے سے کہا. اور حسن کے کردار پر تو پتا نہیں کس کا اثر ہو گیا تھا وہ بیچ میں کھڑا ناچ رہا تھا حسن نے غصّے سے ریموٹ دور پھینکا اور وہ چاروں ہنس پڑے. اور نا جانے کتنی ہی دیر ہنستے رہے کبھی کبھی گیم کے گلچ بھی اچھے لگتے ہیں جب دوست ساتھ ہوں.

---

رات کے دس بج رہے تھے اب ہر کوئی اپنے آپ میں مگن تھا. حیدر یشفہ سے بات کر رہا تھا

"کیسی ہو جان"

"میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو حیدڑ" یشفہ اسے چھیڑنے کے موڈ میں تھی

"میرا اپنی توتلی بیوی سے بات کرنے کا موڈ نہیں ہے تو فون رکھ رہا" وہ چیڑ بھی گیا تھا دوسری جانب یشفہ ہنس دی

"اچھا اچھا نہیں کرتی اور بتاؤ مجھے مس کر رہے ہو؟"

"یشفہ حمین ویسے توMNA کا بیٹا حمزہ حیدر علی کسی کو یاد نہیں کرتا مگر ہاں تمہیں کیا یاد"

حسن سلطان میسیج پر اپنے بہنوئی سے بات کر رہا تھا بلکہ پیسے منگوا رہا تھا

"بہنوئی صاحب اپنے پیارے معصوم سالے کو تھوڑے سے پیسے بھیج دیں"

"حسن سلطان پہلی بات تم معصوم بلکل نہیں ہو دوسری بات تمہیں معلوم ہے پولیس والا جان دے دیگا مگر پیسے نہیں دے گا" دوسری جانب سے جواب آیا تھا

"ٹھیک ہے مت دو میری بہن مجھے بھیج دے گی"

"ایک تو تم اور تمہاری بہن ویسے کتنے پیسے چاہیے؟"

"زیادہ نہیں بس پچاس ہزار"

دوسری جانب سے جواب نہیں آیا تھا

"بہنوئی صاحب زندہ ہیں یا میری بہن رنڈوا ہو گئی؟"

"نالائق رنڈوا نہیں بیواہ ہوتا ہے اور میرا ہارٹ فیل بس ہونے ہی والا تھا اللہ نے بچا لیا" حسن سلطان بے اختیار ہنسا تھا. کارل دوسروں کی پوسٹس پر انہیں روسٹ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ امرحہ اور عالیان والے گروپ میں بات کر رہا تھا

"کارل یار پاکستان اتنا خوبصورت ہے میں تمہیں کیا بتاؤں اور یہاں کے لوگ تو قیامت ہیں

(ہاں ہاں امرحہ کی بات کر رہا) عالیان کا میسج آیا تھا

"میرا بے چارہ دوست محبت میں واقعی اندھا ہو گیا ہے بلکہ نہیں تو نے سہی کہا قیامت تو ہیں کیونکہ انہیں دیکھ کر انسان ایسا ڈرتا ہے کہ قیامت کی دعا مانگتا"

"منحوس مارے تمہیں کیا مسئلہ ہے ہم پاکستانیوں سے" یہ امراحہ تھی. کارل نے سر اٹھا کر اپنے پاکستانی دوستوں کو دیکھا اور ٹائپ کیا

"پاکستانیوں سے مسئلہ نہیں ہے تم سے ہے مینڈکی" اور وہ دونوں لڑنا شروع ہو گئے تھے.

باہر ٹیرس پر سعدی بیٹھا گھر بات کر رہا تھا

"بھائی آپ کو پتا ہے آج میں نے ایک کے ڈرامہ دیکھا اتنا مزے کا تھا" لو جی حنین یوسف کا کے ڈرامہ نامہ شروع ہو گیا تھا.

"حنہ پلیز ابھی نہیں مجھے پہلے نیند آ رہی ہے جب نیند نہیں آئے گی تب سونے کے لیے تمہاری سٹوری سنوں گا" ادھر حنہ کا منہ بن گیا

"دیکھنا سعدی یوسف ایک دن تمہیں میری یہ کہانیاں یاد آئے گی"

"میرا ڈائلاگ مجھے مت لوٹاؤ حنین یوسف" سعدی ہنسا تھا کیا کچھ نہیں تھا جو ان دونوں کو یاد آیا تھا کچھ پل خاموشی چھا گئی وہ سب بری یادیں تھیں جو وہ بھلا دینا چاہتے تھے مگر ہر یاد اتنی آسانی سے نہیں بھلائی جاتی

"اسامہ یوسف میری چاکلیٹ واپس کرو ورکو سیم" کچھ پل بعد حنین چیخی تھی اور سعدی ہنس

پڑا. حنین سیم کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور فون زمر نے پکڑ لیا

"ہیلو سعدی کیسے ہو" اس نے گھنگریالی لٹ کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا

"میں ٹھیک ہوں زمر آپ کیسی ہیں بڑے ابا اور امی کیسے ہیں؟ اور فارس ماموں کدھر ہیں"

"ادھر سب ٹھیک ہیں اور فارس جاب پر ہے تمہارے ماموں سدھر گئے ہیں" زمر نے ہنستے ہوئے کہا تو سعدی بھی ہنس پڑا کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ چاروں موبائل بند کر کے سو گئے.

---

صبح اپنے عروج پر تھی تپتا ہوا آفتاب جیسے کسی نے غصہ دیلا دیا ہو سورج کی پہلی کرن جب کھڑکی سے ہو کر سعدی کے منہ پر پڑی تو ہو ہڑ بڑا کر اُٹھا نظر سیدھی سامنے دیوار پر لگی گھڑی پڑ پڑی صبح کے دس بج رہے تھے اور وہ صاحب سوئے پڑے تھے یہ جاننے کے بعد بھی کے دو دن لگاتار سر کھپانے کے بعد ایک اور جاب ملی تھی آج صبح اٹھ بجے اینٹرویو کے لیے جانا تھا اُسے جہاں تک یاد آیا وہ رات میں الارم لگا کر سویا تھا پھر کیوں نہیں بجا پھر اُس نے بیڈ کے ساتھ رکھی ٹیبیل پر دیکھا جہاں الارم رکھا ہوتا ہے پر حیرات کی بات یہ تھی وہ وہاں نہیں تھا سعدی نے آگے پیچھے دیکھا اور تھوڑی دیر بعد اُسکو الارم نظر آ گیا پر الارم کی حالت بہت

خراب تھی بیڈ کے سامنے والی کرسی کے پیچھے گرا پڑا تھا کچھ حصے ٹوٹ کر اُسکے اِرد گرد بکھرے ہوئے تھے سعدی کو شوک لگا پھر وہ سمجھ گیا یہ حیدر کا کارنامہ ہے کیونکہ اِس کمرے میں سعدی اور حیدر کے سوا کوئی اور نہیں سوتا تھا کارل اور حسن کا الگ کمرا تھا وہ دونوں وہاں سوتے تھے سعدی کا دماغ فاک ہوا غصے کی شدت اتنی تھی کے اُسنے حیدر کو اُٹھنا گوارا نہ سمجھا اور اُسکے خوبصورت چہرے پر تھپڑوں کی بارش کری۔۔

"یہ کون ذلیل مجھے سونے نہیں دے رہا" حیدر جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا

"الارم کیوں توڑا؟"

"بج بج کر میری نیند خراب کر رہا تھا میں نے توڑ دیا اب تو مجھے مار کر میری نیند خراب کر رہا ہے" سعدی اب حیدر کو پیر سے پکڑ کر بیڈ سے نیچے اُتر گھیسٹ رہا تھا حیدر کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں جنہیں سُن کر کارل اور حسن بھاگ کر آئے تھے پر سامنے کا منظر دیکھ کر انکی ہنسی نکلی تھی سعدی حیدر کے اُپر بیٹھ کر اُسے مار رہا تھا۔۔۔ یہ ہمارا سعدی تھا

"چھوڑ مجھے اور کتنا مارے گا"

"جتنے حصے تو نے میرے الارم کے کی ئے ہیں اُتنے حصے میں تیرے کروں گا"

"مطلب آٹھ حصے "اِس بار جواب حسن نے دیا تھا جس کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا الارم تھا حیدر کو گہرا صدمہ لگا تھا۔۔

"ابے کارل مجھے تو ہی بچا سکتا ہے اب بچا لے بھائی"

"سوری مجھے ابھی بہت نیند آئی ہے "کارل نے جمائی لی

"میں تجھے ٹریٹ دوں گا "حیدر نے لالچ دی

"یہ ٹیرٹ کیا ہوتی ہے؟ "اففف کارل کی معصومیت

"اگر تو ٹویٹ بولتا تو وہ سمجھ جاتا "حسن نے افسوس سے کہا

" سمجھتا یہ سب ہے بس ایکٹنگ کرتا ہے "حیدر نے زور لگا کر بولا کیونکہ سعدی نے پورا وزن اُس پر دیا ہوا تھا اور مار رہا تھا

"بس کر دے سعدی "حسن نے کہا

"نہیں حسن میں نے دو دن اتنی محنت کری تھی میری ساری محنت برباد ہو گی"

"چھوڑ دے سعدی دوست ہے وہ بھی تجھے ہماری چار سال کی دوستی کی قسم "کارل کے کہنے پر سعدی نے چھوڑ دیا وہ اُٹھ چکا تھا سعدی کے اُٹھتے ہی حیدر نے گہری سانس لی اور پھر سعدی کو منہ چڑا کر بھاگ گیا سعدی اُسکی اِس حرکت پر دنگ رہے گیا پھر ہنستے ہوئے اُسکے پیچھے بھاگ دیا وہ دونوں ہنس پڑے۔۔۔

---

وہ چاروں گراسری کرنے جا رہے تھے مطلب سپر مارکیٹ کا بیڑا غرق ہونے والا تھا۔

سپر مارکیٹ میں معمول کا رش تھا وہ ٹرالی اٹھائے کام کی چیزیں ڈال رہے تھے جن میں سر

فہرست بسکٹس چپس چاکلیٹس جوس ہی تھے. یہ بیوٹی سیکشن تھا حیدر نے ایک لڑکیوں والی کریم اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا اور تو اور چہرے پر مل بھی لی

"پاگل وہ لڑکیوں کے لیے ہے" سعدی نے ہنستے ہوئے اسے بتایا

"واٹ...شٹ" وہ تینوں ہنس رہے تھے. اب کے حیدر نے وہ کریم زور سے دبائی تو وہ ساری زمین پر گر گئی اور وہ ڈبی وہیں پھینک کر بھاگ گیا پیچھے شاپکیپر آوازیں دیتا رہے گیا. یہاں مختلف چیزوں کے کین پیرامیڈ کی شکل میں پڑے تھے. حسن نے ایک کین اٹھایا اور تبھی حیدر بھاگتے ہوئے آیا اور حسن میں بجا اور وہ دونوں کینز کو گراتے ہوئے اس کے اوپر گر گے. اب منظر کچھ یوں تھا کہ سارے کینز زمین پر بکھرے پڑے تھے اور ان کے اوپر حیدر اور حسن گرے تھے شاپکیپر ز کا تو دماغ ہی اڑ گیا تھا یہ منظر دیکھ کر. یہ فروزن آئٹمز کا سیکشن تھا کارل نے فریزر سے مچھلی اٹھائی

"ارے یہ بے چاری ادھر اچھی نہیں لگ رہی" وہ چلتا ہوا گیا اور ڈرنکز والا فریزر کھول کر اس میں مچھلی رکھ دی پھر دوسری مچھلی اٹھائی اور اسے چاکلیٹس والے فریزر میں رکھ دیا تیسری مچھلی اٹھائی اور فریزر تک جا رہا تھا کہ ایک انکل نظر آیا جو گنجے تھے اور ہمارے حیدر نے وہ مچھلی بڑے پیار سے ان کے گنجے سر پر سجادی. اب وہ انکل پورے سٹور میں اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے اور وہ آگے بھاگ رہا تھا. بھاگتے ہوئے وہ سعدی میں بجا اور وہ پیچھے ایک

Clubb of Quality Content

موٹے بندے میں بجا جو خود تو گرا ہی اس کی کاک بھی پھٹ گئی اب زمین پر ساری کاک گری تھی جس کے اوپر وہ موٹا بندا پڑا تھا اور اس کے پیٹ پر سعدی بیٹھا تھا. اب اتنا سب کچھ ہونے کے بعد کون رکھتا انہیں سپر مارکیٹ میں انہیں نہایت تمیز سے دفاع ہو جانے کے لیے کہے دیا گیا اور وہ جاتے جاتے ان کا دروازہ توڑنا نہیں بھولے تھے.

---

یہ اگلا دن تھا سعدی حسن اور حیدر اپنے اپنے کام سے گے ہوئے تھے جب شام کو واپس لوٹے تو کارل مسکراتے ہوئے کھڑا تھا.

"اب کیا کیا ہے تونے ؟" حسن نے آبرو اٹھاتے ہوئے پوچھا

"میں نے آج اپنے ان پیارے ہاتھوں سے تم سب کے لیے کھانا بنایا ہے"

"کھانا؟؟ تم نے؟؟" شاک ہی تو لگا تھا ان کو

"ہائے اللہ کچن" سعدی اور حسن کچن کی جانب بھاگے پر وہ صاف تھا

"میں نے کچن صاف کر دیا" کارل نے مصنوعی کالر جھاڑے

"اچھا اب بیٹھو نا کھاو" اس نے ان تینوں کو پکڑ کر ڈائننگ ٹیبل پر بٹھایا پلیٹیں کانٹے پہلے ہی لگے ہوئے تھے اس نے پاستہ ان کی پلیٹوں میں ڈال کر دیا اور زبردستی ان کو کھلایا

"اس کا ذائقہ اتنا عجیب کیوں ہے؟" ان کو عجیب لگا تھا

"ائی...."

"میرا پیٹ" وہ تینوں اکٹھے واشروم بھاگے تھے

"مجھے جانے دے پہلے اوئے" وہ آپس میں پہلے واشروم جانے کے لیے لڑ رہے تھے

"دوسرا واشروم بھی تو ہے گدھوں" کارل نے یاد دلایا تو سعدی دوسرے واشروم میں بھاگا اور اس واشروم میں حسن چلا گیا اب حیدر باہر درد سے بے حال ہو رہا تھا ساتھ حسن کو جلدی آنے کا کہے رہا تھا. بار بار وہ واشروم آ جا رہے تھے درد سے جان نکل رہی تھی

"میں مر گیا ہائے اماں" حسن کی اوور ایکٹنگ

"اماں یاد آ رہی ہیں" یہ کہنا مشکل تھا کہ سعدی کو ندرت بہن یا ان کی چپل کون زیادہ یاد آ رہا تھا. کچھ دیر بعد کارل انہیں قریبی ہاسپٹل لے گیا تھا مگر مسلہ یہ تھا کہ ہیلووین تھی اس لیے سوائے کچھ ڈاکٹرز کے اور کوئی نہیں تھا وہ بھی صرف وہ جن کا پیشنٹ ایسا تھا جو انتظار نا کر سکے.

کارل نے ان تینوں کو کرسیوں پر بٹھایا اور کسی ڈاکٹر کو ڈھونڈنے چلا گیا ایک روم کے اندر کوئی بیٹھا نظر آیا تو وہ بنا نیم پلیٹ پڑے اندر چلا گیا. اس نیم پلیٹ پر لکھا تھا

"نیروسرجن

ڈاکٹر جبریل سکندر"

"ڈاکٹر ڈاکٹر جلدی کرو میرے دوست مر جائیں گے"

جبریل سکندر کو لگا کوئی ایکسیڈنٹ کیس ہے اور بروقت علاج کی ضرورت ہے تو وہ کارل کے ساتھ ہی باہر بھاگا۔ وہاں وہ تینوں کرسیوں پر بہال پڑے کراہ رہے تھے جبریل نے حیران ہو کر پہلے ان تین کو دیکھا اور پھر کارل کو

"یہ ہیں آپ کے دوست؟" وہ یقین دہانی چاہتا تھا

"کیا اور کوئی ان جیسا پاگل ہے جو میرا دوست ہو گا؟"

"ان کو کیا ہوا ہے؟"

"ڈاکٹر ہم بتاتے ہیں اس نے پاستہ بنایا تھا پتا نہیں کیا ڈالا تھا تب سے پیٹ کی درد سے جان نکل رہی ہے"

"ایک سچ بولوں؟" کارل نے معصومیت سے پلکیں جھپکی۔

"میں نے پاستہ بنایا نہیں تھا"

"پھر؟" ان تینوں کے لبوں سے بیک وقت نکلا

"وہ اصل میں ہوا یہ تھا کہ میں گھر آ رہا تھا راستہ میں ایک بیگر (beggar) ڈسٹ بن سے پاستہ نکال رہا تھا میں نے کہا اگر وہ بیمار ہو گیا تو ہاسپٹل بھی جانے کے پیسے نہیں ہوں گے اس لیے میں نے اس کا پساتہ چوری کر لیا اور پھر راستے میں خیال آیا کہیں پھینکو گا تو وہ پھر اٹھا لے گا اس لیے گھر لے آیا اور پھر سوچا کہ پتا نہیں کیسا لگتا ہو گا اس لیے تم لوگوں کو کھلایا تا کہ پتا چل

جائے کیسا ٹیسٹ ہے"

یہ سنتے ہی وہ تینوں واشروم کی جانب بھاگے

جبریل سکندر کو سمجھ نہیں آئی وہ ہنسے یا روئے.

"یہ فوڈ پوائزننگ کا کیس لگ رہا ہے آپ انہیں کسی اور ڈاکٹر کو دکھائیں" اس نے امامہ کی دی ہوئی تربیت کے مطابق شائستگی سے کہا جس کے وہ قابل نہیں تھے.

"کیوں تم کیا ڈاکٹر نہیں ہو؟"

"میں ڈاکٹر ہوں"

"تم ڈنگر ڈاکٹر ہو جانوروں کا علاج کرتے ہو کوئی بات نہیں یہ بس شکل سے انسان ہیں ویسے جانور ہی ہیں کردو علاج ورنہ میرے بیٹے اوہو مطلب میرے دوست اس دنیا سے دفاع ہو جائیں گے پھر میں اکیلا کیا کروں گا"

"اووو بھائی بریک تو لگاو میں انسانوں کا ڈاکٹر ہوں پر میں نیوروسرجن ہوں دماغ کا ڈاکٹر"

"اچھا مطلب میں سہی جگہ آیا ہوں ان تینوں کو دماغ کے علاج کی بھی ضرورت ہے"

"ہم سے زیادہ تجھے ضرورت ہے" حیدر نے کہا جو ابھی ابھی آکر بیٹھا تھا

"نہیں یار اس کے پاس تو دماغ ہے ہی نہیں علاج کس کا کرائے گا" حسن نے یاد دلایا اور اس کی کمر پر بجلی کا جھٹکا لگا تھا

"ہائے ظالم پہلے خراب کھانا کھلاتا ہے پھر بجلی کے جھٹکے دیتا"

کچھ دیر بعد وہ ایک وارڈ کے تین بستروں پر لیٹے تھے ان کے ہاتھوں پر ڈرپ لگی تھی اس پر بھی کارل نے بہت ضد کی تھی کہ ڈرپ میں لگاؤں گا پر شکر ہے جبریل نے اسے اجازت نہیں دی ورنہ ان تینوں کا کیا ہوتا.

" تھینکس ڈاکٹر "ڈرپ لگنے بعد سعدی نے جبریل کو کہا

"کوئی بات نہیں ویسے تو میں نیورو سرجن ہوں پر ایمرجینسی کے ٹائم باقی کام بھی ہو جاتے "

"آپ بہت اچھے ڈاکٹر ہیں "سعدی نے اس کی تعریف کی

"اور آپ بہت اچھے سائنٹسٹ"

سعدی نے اسے کنفیوز ہو کر دیکھا آخر اسے کیسے پتا کہ سعدی سائنٹسٹ ہے

"وہ اصل میں مجھے یاد ہے کافی عرصہ پہلے #savesaadiyousaf چلا تھا میں نے بھی آپ کے لیے پوسٹس وغیرہ کی تھیں آپ کی شکل دو سالوں میں بلکل نہیں بدلی "سعدی خاموش ہو گیا. خاموشی تو پورے وارڈ میں چھا گئی تھی وہ جانتے تھے یہ سب اس کا سیاہ ماضی تھا اور وہ اس سب کو یاد نہیں کرنا چاہتا تھا.

"اچھا لگا آپ سے مل کر جبریل آپ سے رابطہ میں رہوں گا "سعدی نے مسکرا کر کہا کچھ دیر بعد انہیں ڈسچارج کر دیا گیا تھا.

---

رات کا پہلا پہر تھا جب حسن گھر میں داخل ہوا گھر میں اندھیرا گھوپ تھا حسن دبے قدموں سے گھر میں داخل ہوا ایسے ہی دبے قدموں کے ساتھ چل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھتا رہا

"شکر ہے کوئی جاگ نہیں رہا"

شکرادا کر کے آگے بھڑنے لگا جب گھر کی ساری لائیٹز ایک ساتھ کھل گئ۔۔اِس نے چونک کر سامنے دیکھا آگے پیچھے دیکھا کوئ نہیں تھا گھر خالی تھا وہ آگے چلنے لگا جب کھڑکی کا پردہ لہرایا حسن کی چیخ نکلی دیوار پر ایک سایہ سا لہرایا تھا جیسے دیکھ کر حسن نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھوٹا گھر کی ساری لائیٹس جل بوجھنے لگ گئ تھیں اور اِنہی کے دوران کسی کا بھاگتا ہوا سایہ نظر آتا حسن کے برداشت سے باہر تھا یہ سب اُسے ڈر لگ رہا اُس نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا اور نیچے آنکھیں موندے بیٹھتا چلا گیا چہرے پر پسینے کی بوندے تھیں بال ماتھے پر بکھڑے ہوئے تھے وہ تھوڑی دیر والا حسن کہیں سے نہیں لگ رہا تھا اُسے بے ہوش دیکھ کر وہ

تینوں بھاگتے ہوئے آئے اور اُسکے سامنے بیٹھ گئے سعدی حسن کے منہ پر تھپڑ مار رہا تھا ساتھ اُسے اُٹھا بھی رہا تھا۔۔

"حسن اُٹھ اوئے ہم صرف پرینک کر رہے تھے" حیدر نے فکرمندی سے کہا تھا۔۔

"کارل جا پانی لے کر آ یہ بے ہوش ہو گیا ہے" سعدی نے کارل کو پانی لانے کا بولا تھوڑی دیر بعد کارل پانی سے بھرا گلاس لے کر آ گیا۔۔

"ڈال دے اِس پر" سعدی نے پانی حسن کے منہ پر ڈالنے کا بولا تھا پر کارل نے گلاس آگے کو کر کے پیچھے کی طرف لے جا کر زور سے سعدی کی جانب کر اسارا پانی اُچھل کر سعدی کے منہ پر گرا سعدی نے غصیلی نظروں سے کارل کو دیکھا اُسکا بس چلے کارل کو کچا چبا جائے ایک کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا تھا اِس کارل سے۔۔

"جا حیدر پانی لے کر آ" سعدی نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے حیدر سے بولا وہ جانے ہی لگا تھا

جب کارل کی آواز پر روک گیا۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے پانی لانے کی میں اِسے اپنی ٹیکنیک سے ہوش میں لے آؤں گا"۔۔
کارل نے اپنی پینٹ میں سے اپنا اسپیشل پن نکالا اور حسن کے برابر میں بیٹھ گیا حسن کی کمر پر
ہاتھ رکھ کر بجلی کا جھٹکا دیا ایک ہی جھٹکا تھا جس سے حسن کے جسم کا سارا نظام خراب کر دیا تھا
حسن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہے گی جیسے ابھی باہر نکل کر آ جائیں گی بالوں کا حال ایسا تھا
جیسے کسی نے بالوں میں بم پھاڑ دیا ہو چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا جسم میں درد ہی درد تھا آہ بیچارا
حسن سلطان۔۔۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو حسن میرا سی ہیپی برتھ ڈے ٹو یو" حسن سمجھ نہ سکا یہ سب کیا ہو رہا ہے
کہ ایک کیک کا ٹکڑا اُسکے منہ میں ٹھوس دیا گیا تھا جو آدھا باہر تھا اور آدھا منہ میں اِس وقت
حسن سلطان کی حالت پر کسی کو بھی ترس آ سکتا تھا اُن تینوں کو چھوڑ کر۔۔

"کیسا لگا تجھے سپرائیس؟" سعدی نے سوال کرا۔۔ حسن بول بھی نہ سکا سپرائیس ایسا ہوتا ہے؟

"کیسا لگا تجھے کیک ؟ اتنی محنت کری ہے میں نے "اِس بار سوال حیدر کی طرف سے آیا۔۔

حسن بول بھی نہ سکا اتنا بیکار کیک بھی ہوتا ہے ؟ اور لعنت ہو ایسی محنت پر۔۔

"کیسا لگا تجھے تیرا نیا نام ؟ "اِس بار سوال کارل نے کرا۔۔ حسن بول بھی نا سکا میں سلطان خاندان چھوڑ کر میرا سی خاندان میں کب شامل ہوا ؟۔۔۔ آہ حسن سلطان بولنے لائیق نہیں رہا۔۔ وہ تینوں حسن کو وہی اِسی حالت میں چھوڑ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گ ئے تھے۔۔

---

شام کے وقت شہر میں معمول کی چہل پہل تھی۔ وہ چاروں کیفے آئے تھے۔ اب کیفے کی تباہی کا وقت تھا۔ یہ کیفے خوبصورتی سے آراستہ تھا۔ وہ چاروں کاؤنٹر پر کھڑے تھے

"اور سنا بھائی پیناڈول ہے ؟"

کاؤنٹر پر کھڑا لڑکا نے انہیں یوں دیکھا جیسے وہ چاروں پاگل خانے سے بھاگے ہوں۔

"سر یہ ایک کیفے ہے میڈیکل سٹور نہیں اگر آپ کو کچھ لینا ہے تو لیں ورنہ پلیز جلدی کریں پیچھے لمبی لائن ہے " اتنی دیر سے وہ چاروں اس کا دماغ کھا رہے تھے۔ مگر پھر بھی ان چاروں نے ملنے کا نام نا لیا۔ آخر کچھ دیر بعد پیچھے سے کوئی آ کر غصے سے کاؤنٹر پر کھڑے لڑکا سے بولا

"پیچھے اتنی لمبی لائن ہے جلدی کریں آپ"

"سر میں کیا کروں یہ لوگ سن ہی نہیں رہے" وہ رو دینے کو تھا۔اس لڑکے نے چہرہ ان چاروں کی طرف موڑا اور کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ایک شخص کو دیکھ کر اس کی زبان تالو سے چپک گئی ساکت تو سعدی بھی تھا۔پہلے سعدی کی نگاہوں میں حیرت تھی پھر اس کی جگہ نفرت نے لے لی۔سعدی کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر ان تینوں نے آنے والے شخص کو دیکھا پر وہ شخص ان کے لیے انجان تھا

"سعدی یہ کون ہے" کارل نے آہستہ بولنے کی کوشش کی تھی پر اس کا آہستہ بھی وہ تھا جو پورے کیفے نے سنا تھا۔

"شیر و" سعدی کے لبوں سے بے اختیار پھسلا تھا

"میرا مطلب نوشیر واں" سعدی نے سخت لہجے میں اپنی تصحیح کی کیا کچھ تھا جو یاد آیا تھا وہ اپنے دوست پر اعتماد کرنا کہ وہ مجھے گولی نہیں مار سکتا اور پھر ایک ساتھ کئی گولیوں کا اس کے جسم میں پیوست ہونا اور اس سے زیادہ تکلیف دہ وہ لاتیں اور تھڈے۔سعدی نے مٹھیاں بھینچ لیں اور بنا کچھ کہے کیفے سے باہر آگیا۔ان تینوں نے ایک غصیلی نگاہ نوشیر واں پر ڈالی جس کی نگاہوں میں پچھتاوا تھا شرمندگی تھی وہ تینوں بھی سعدی کے پیچھے کیفے سے نکل آئے۔ان چاروں کو ایک دوسرے کے بارے میں سب پتا تھا۔۔وہ تینوں سعدی کے ساتھ جاتے

جاتے ایک ساتھ ہی پیچھے موڑے تھے تینوں ھی غصے میں تھے تینوں ہی کسی ایکشن ہیرو کی طرح شرٹ کی آستینیں فولد کرتے ہوئے چلتے ہوئے آرہے تھے تینوں کے ہی اندر لاوا تھا۔۔ (آگ کا لاوا بدلہ کا لاوا) ایک دوست کو جب تکلیف ہوتی ہے تو باقی دستوں کا دل کرتا ہے اُسے تکلیف دینے والے کو اُسکی نانی یاد دلا دے دوست بہت عظیم ہستی ہوتا ہے جس کے ساتھ ایسا لگتا ہے جیسے پوری دنیا مل گی ہو۔۔۔ شیر و نے ان تینوں کو اپنی طرف آتا دیکھا پھر باہر کی جانب دیکھا سعدی جا چکا تھا اُسکے اندر بہت کچھ ڈوبا تھا۔۔ وہ تینوں اب شیر و کے پاس کھڑے تھے کارل نیچے شیر و کے پیروں کی طرف جھکا جیسے دیکھ کر شیر و سمیت ہر کوئی حیران ہوا بڑی مہارت کے ساتھ کارل نے اپنی پینٹ کی جیب سے اپنا سپیشل پین نکالا اور شیر و کے پرائیویٹ پارٹ پر لگا دیا شیر و اُچھل پڑا اچل پڑا چیخ پڑا وہ زور زور سے چیخ رہا تھا اُسکی چیخیں سُن کر اُن تینوں کو سکون مل رہا تھا کارل نے پین وہاں سے ہٹایا شیر و زمین پر جا گرا مچلنا تڑپنا بنتا تھا اور ابھی یہ کم تھا حیدر ویڈیو بنا رہا تھا اب وائرل ہو گی حسن شیر و کو لاتے مار رہا تھا شیر و کے بال بگھڑ چکے تھے تھوڑی دیر والا نو شیر واں کا ردار کہی سے نہیں لگ رہا تھا حسن اب بھی لاتیں پوری قوت سے مار رہا تھا جب کارل نے پین جیب میں رکھا اور شیر و کو لاتیں مارنے لگا ان دونوں کو مارتا دیکھ حیدر کا بھی دل کرا کیوں نہ وہ بھی ایک دو لاتیں مار ہی دے جلدی سے موبائل جیب میں رکھا اور شیر و کو لاتیں مارنے لگا اب وہ تینوں شیر و کو ایسے مار

رہے تھے جیسے کوئی میلا کچیلا کپڑا دھو رہے ہوں اور ساتھ ایک آواز ہو کر بول رہے تھے۔۔۔"یہ ہر اُس چیز، درد، تکلیف کا بدلہ ہے جو تو نے سعدی کو دی"۔۔۔یہ دوست بھی بہت عجیب ہوتے ہے نہ خود مرضی جو بھی کریں کوئی دوسرا کرے تو مارنے آجاتے ہیں۔۔

---

وہ چاروں اب اپنے اپارٹمنٹ میں تھے سعدی سبزی کاٹ رہا تھا اور وہ تینوں ڈرامے کر رہے تھے۔ان کے مطابق وہ ایکٹنگ کر رہے تھے۔وہ لوگ مختلف لوگوں کی نقل اتار رہے تھے کبھی ڈونلڈ ٹرمپ کی کبھی مریم نواز کبھی بلاول بھٹو کبھی یوٹیوبرز کی ڈکی بھائی سسٹرولیجی وغیرہ اور کبھی کریکٹرز کی ان چاروں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔حیدر نے شاہین آفریدی کی طرح بال سپین کرنے کی نقل کی تو اس کا ہاتھ سعدی کو لگا اور سعدی جو چھری سے سبزی کاٹ رہا تھا وہ چھری اس کے ہاتھ پر لگ گئی اور خون کو بہنے کا راستہ مل گیا۔سعدی نے چھری چھوڑ کر اپنا ہاتھ زور سے دبایا

وہ تینوں ایک دم سناٹے میں آ گے تھے اور پھر حسن سلطان منہ پر ہاتھ رکھے واشروم بھاگا اسے الٹی آئی تھی

سعدی کارل اور حیدر نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

"چوٹ مجھے لگی ہے حالت اس کی کیوں خراب ہو گئی؟"

"اس کو خون کا فوبیا ہے" حیدر نے یاد دلایا

"ہاں اور اس کا کریڈٹ بھی اس کے بہنوئی عمر حیات کو جاتا ہے"

"اس کو چھوڑ تو اپنا ہاتھ دکھا سعدی بینڈ ایج کروں" کارل نے سعدی کا ہاتھ پکڑا اور بینڈ ایج کرنے لگا ہائے کارل کی یہ کیرنگ سائڈ۔

---

یہ Abkhazi Garden تھا۔ کینیڈا کا ایک خوبصورت باغ جس میں اونچے گھنے درخت خوبصورت رنگ برنگے پھول تالاب اور فوارہ تھے۔ سعدی تالاب کے سامنے درخت کے نیچے ایک بینچ کے قریب آیا۔ آج کافی عرصہ بعد وہ ویڈیو ریکارڈ کرنا چاہتا تھا وہ اب بھی ویسے ہی قرآن پڑھتا تھا اور اس پر غور کرتا تھا وہ اپنا فیسبک کا وہ اسلامی گروپ بھی نہیں بھولا تھا مگر کافی عرصہ سے اس نے کوئی ویڈیو بنا کر اس گروپ میں نہیں بھیجی تھی اور آج اس کا دل کر رہا تھا وہ قرآن کی ایک خوبصورت آیت

"فَإِنَّ مع العسر یسرا (تو بے شک مشکل کے ساتھ آسانیاں ہیں)" پر ویڈیو ریکارڈ کرنا چاہتا تھا اس نے ایک بار سیم اور حنین کو اس بارے میں سمجھایا تھا اور آج وہ ویڈیو ریکارڈ کرنا چاہتا تھا ۔اس نے بینچ کے سامنے سٹینڈ سیٹ کیا فون سٹینڈ میں لگایا اور خود بینچ پر بیٹھ گیا اور بولنا شروع کیا۔ وہ ارد گرد سے بے نیاز بولتا جا رہا تھا اور کوئی تھا جو اس کی باتوں میں کھو گیا تھا۔ سامنے

تالاب کے ساتھ بینچ پر ایک لڑکی لائٹ کلر کے عبایہ میں تھی اوپر ہم رنگ نقاب تھا بس اس کی خوبصورت آنکھیں دکھائی دیتی تھیں۔اس کے ہر انداز سے حیا جھلک رہی تھی۔عائشے گل چھٹی کے دن اپنی پیاری بہن بہارے گل کے ساتھ یہاں آئی تھی بہارے تو کہیں چلی گئی تھی اور عائشے تالاب میں تیرتی خوبصورت مچھلیاں دیکھ رہی تھی جب اس کے سامنے بینچ پر کوئی آکار بیٹھا تھا پر اس نے دھیان نہیں دیا پھر اس نوجوان نے بولنا شروع کیا اور وہ لاشعوری طور پر اس سے سن رہی تھی پر اس کی باتیں ایسی تھیں کہ اسے پورے دھیان سے سنا جائے اس نے چہرہ اٹھا کر اس نوجوان کو دیکھا پر اس نے اس کے پرکشش نقوش پر دھیان نہیں دیا تھا وہ اس کی باتوں میں کھو گئی تھی۔اچانک اس کی خوبصورت باتوں میں خلل پیدا ہوا تھا اور اس کی جگہ شور نے لے لی تھی حیدر کارل حسن کچھ تباہ کرتے ہوئے بھاگتے ہوئے سعدی کے پاس آرہے تھے اور پھر انہوں نے بنا دیکھے سٹینڈ کو ٹکر ماری سٹینڈ تو زمین پر ڈھے گیا مگر فون اڑتا ہوا پونڈ میں گرنے لگا تھا جب عائشہ کے ہاتھوں نے تیزی سے ہرکت کی اور موبائل تھام لیا۔سامنے سعدی ان تینوں کے گھیرے میں تھا

"اب کیا کیا ہے تم لوگوں نے" سعدی نے سوال کیا تھا مجال ہے جو ایک ویڈیو سکون سے بنانے دیں

"گارڈن میں مختلف مجسمے تھے نا"

"ہاں"

"تو بس ہم ان کے اعضا کو صحیح ترتیب دے کر آئے ہیں"

"مطلب؟"

"مطلب سمپل ہے کسی کا ہاتھ اتار کر دوسرے مجسمے کے ہاتھ میں دے دیا تاکہ وہ تنہا محسوس نا کرے"

"کسی کا سر اتار کر دوسرے مجسمے کے ہاتھ میں رکھ دیا تاکہ بچے ماں باپ کو تنگ کریں تو وہ انہیں ڈرا سکیں"

سعدی کا منہ کھول ہی تو گیا تھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا کسی لڑکی کی ہلکی مگر خوبصورت آواز کان سے ٹکرائی تھی۔

"اسلام علیکم" ان چاروں نے ایک ساتھ اس جانب دیکھا جہاں عائشہ شرماتے ہوئے کھڑی تھی۔ سعدی کھڑا ہو گیا اور دو قدم آگے آیا سعدی اور عائشے کے درمیان مناسب فاصلہ تھا

"وعلیکم السلام"

"آپ کا فون۔۔۔" عائشے نے مدھم آواز میں کہا

"اوہ۔۔۔ تھینکس"

"نو پرابلم"

عائشے فون اسے تھما کر مڑ گئی مگر سعدی کی نگاہوں نے اس کا تب تک پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔اس میں ایسا کیا تھا جو سعدی کو اس کی طرف کھینچ رہا تھا شاید وہ اس کی حیا تھی وہ اسے ایک بار روک کر اس کا نام پوچھنا چاہتا تھا

کچھ دیر بعد جب وہ لوگ واپس جا رہے تھے تو اسے گارڈن سے باہر نکلتے ہوئے وہی حیادار لڑکی دکھائی دی اس کے قدم بے اختیار ایک پل کو تھمے۔اس لڑکی کے ساتھ ایک چھوٹی لڑکی بھی تھی جو اسے پکار رہی تھی

"عائشے تم اور تمہاری اچھی لڑکیاں"

سعدی نے زیر لب دہرایا

"عائشے "اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور وہ باہر نکل گیا۔

Clubb of Quality Content!

---

شام کا وقت تھا وہ پارک میں جوگینگ کر رہا تھا تھکنے والے انداز میں نیچے کی طرف جُھک کر دونوں ہاتھ گھوٹنے پر رکھے اب سر اوپر اُٹھا کر گہری سانس لے رہا تھا بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے چہرے پر پسینوں کی بوندیں تھیں نیلی آنکھیں دھوپ میں چمکتی ہوئی اور بھی خوبصورت لگ رہی تھیں اسکا حُسن بے مثال تھا واقعی وہ بہت خوبصورت تھا۔۔ہاں وہ اتنا

خوبصورت ضرور تھا کہ کوئی بھی لڑکی اسانی سے اُس پر مر سکتی تھی اگر وہ بجلی کے جھٹکے دینا چھوڑدے آہ اور کارل یہ مہان کام کبھی نہیں چھور سکتا تھا۔۔۔جب اُسکو سعدی کی کال آئی جو اُسے فوراً گھر آنے کا بول رہا تھا کارل نے "اوکے آتا ہوں" کہہ کر کال کاٹ دی اب وہ گھر کی طرف جا رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھر میں موجود تھا۔۔وہ دونوں سعدی کے کمرے میں تھے سعدی اُنکے پاس کھڑا اُنسے کچھ پوچھ رہا تھا جس کے جواب میں وہ کچھ نہیں کہہ رہے تھے بس پورے کمرے کا جائیزہ لے رہے تھے جب کارل کمرے میں داخل ہوا سعدی نے اُسے دیکھا پھر زیرِلب مُسکرایا پتہ نہیں کیوں اُسے کارل بے حد عزیز ہونے لگا تھا عزیز تو حسن اور حیدر بھی تھے پر کارل کی بات اور تھی...

"کل شیرو کو کیوں مارا؟ جو سوال وہ پیچھلے ایک گھنٹے سے اُن دونوں سے کر رہا تھا اب کی دفعہ کارل سے کرا۔۔

"کیونکہ اُس ڈنگر ذلیل نے تجھے ہرٹ کیا تجھے درد دیا تجھے تکلیف دی تیرا بھروسہ توڑا تجھے گولیاں ماری میں نے بس ایک بجلی کا جھٹکا ہی دیا ہے اگر میرے پاس گن ہوتی تو سعدی تیری قسم ساری گولیاں اُسکے سینے میں اُتار دیتا" سعدی نے گردن نیچے کو جُھکائی لب مُسکرائے

آنکھیں نم ہوئیں۔۔اُسکا بدلہ جو کسی نے نہیں لیا وہ کارل لینا چاہتا تھا۔۔

"تم پہلے کہاں تھے کارل؟ تم مجھے پہلے کیوں نہیں ملے؟" سعدی نے ایک رنج سے بولا

"کیوں کے ہمیں ایسے ہی ملنا تھا جیسے اوپر والے کو منظور" کارل سعدی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

"تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو میری خواہش کیا ہے آج میں تمہیں اپنی خواہش بتاؤں گا" سعدی نے پیار سے کارل کا ہاتھ پکڑا اور کارل نے خود کو تیار کر لیا کہ وہ ساری رات جاگ کر سعدی کو سُنے گا۔۔دوست ہو تو کارل جیسا۔۔۔

"جلدی بتاؤ مجھ سے وئیٹ نہیں ہوتا"

"میری خواہش تم سے جوڑی ہے کارل وعدہ کرو میری خواہش پوری کرو گے" سعدی

نے وعدے کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے کارل نے تھم لیا۔۔

"تم نے وعدہ سُننے سے پہلے ہی ہاتھ کیوں تھام لیا؟" سعدی حیران ہوا

"مجھے اس پوری دنیا میں سب سے زیادہ بھروسہ عالیان اور تم پر ہے مجھے پورا بھروسہ ہے یہ دو لوگ کبھی میرا بُرا نہیں چاہیں گے تم اپنی خواہش بتاؤ میں تیار ہوں"

"میں چاہتا ہوں تم مسلمان ہو جاؤ" سعدی کو یہ ڈر تھا کہیں کارل منا نہ کر دے پر ایسا نہیں ہوا کارل مُسکرایا تھا ایسی مُسکراہٹ تھی جیسے کوئی خواہش پوری ہو گئی ہو

"تم مُسکرا کیوں رہے ہو؟"

"میری ایک خواہش تھی کہ عالیان مجھ سے یہ خواہش کرے کہ میں مسلمان ہو جاؤں پر اُس نے نہیں کری تم نے کر دی میری خواہش پوری ہو گئی میرا مُسکرانا بنتا ہے"

"وہ چاہتا نہیں ہو گا کہ تم مسلمان ہو جاؤ"

"وہ چاہتا تھا اُسکی سب سے بڑی جواہش ہی یہ تھی کہ کارل مسلمان ہو جائے پر وہ مجھ سے کہتا نہیں تھا وہ سائی سے کہتا تھا ہر بات"

"پھر تم دونوں بیسٹ فرینڈ کیسے ہوئے؟"اَس بار سوال حیدر نے کرا

"عالیان کی کوئی بات مجھ سے نہیں چُھپی میری کوئی بات اُنؐس سے نہیں چُھپتی"

"پھر یہ خواہش والی بات کیسے چُھپ گئ"؟اس بار سوال حسن کی طرف سے آیا

"عالیان کو پتہ ہے یہ بات مجھے پتہ ہے"وہ کیسے وہ دونوں ایک ساتھ بولے جبکہ سعدی زیرِلب مُسکرادیا۔۔

"بکواس بند کرو مجھے کلمہ پڑھاو مجھے ابھی اور ایسی وقت مسلمان ہونا ہے"کارل نے خوش دلی

سے بولا۔۔کارل کے مسلمان ہونے کی خواہش اُن تیوں کی تھی جبھی اُسے کلمہ پڑھانے سے پہلے بوائیز سلون لے کر گئے وہاں سے کارل کے جسم سے سارے ٹیٹو ریموف کروائے (کبھی یہ ٹیٹو کارل کی جان ہوا کرتے تھے) اب اُسکا جسم صاف تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اپنے گھر میں تھے اب وہ تیوں ساتھ کارل کو کلمہ پڑھوا رہے تھے۔۔۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ"

کارل کلمہ پڑھ چُکا تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا وہ چاروں خوش تھے ایک دوسرے کے گلے مل رہے تھے۔۔ سعدی اب کارل کو قران پڑھاتا تھا اب وہ چاروں ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے دن ایسے ہی گزر رہے تھے پھر اُنہوں نے پاکستان جانے کا پلین بنایا پھر ایک ساتھ پاکستان کو روانہ ہو گئے کینیڈا کو کم تباہ کرا تھا جو اب پاکستان کو تباہ کرنے کا اِرادہ تھا۔۔

"دو مہینے بعد"

جہاز پاکستان لینڈ کر چکا تھا ائیر پورٹ پر گہما گہمی تھی کسی نا کسی کی فیملی نے کوئی نہ کوئی آیا ہوا تھا اُنہیں لینے اُن چاروں نے پورے ائیر پورٹ کا جائزہ لیا شاید کوئی اُنہیں بھی لینے آیا ہو پر کوئی نظر نہیں آیا تو خود ہی باہر کی طرف جانے لگے رات بھی بہت ہو گئی تھی پھر پلین کا جو حال اِنہوں نے کیا تھا اچھا تھا جو یہ لوگ ائیر پورٹ کا حال درست رکھتے ہوئے جلدی سے دفع ہو جائیں ائیر پورٹ سے باہر نکلتے ہی سعدی حیدر اور حسن نے پاکستان کی ہوا میں گہرا سانس لیا تھا جبکہ کارل کا سانس لینا بند ہو رہا تھا اُن تینوں کو چار سال بعد اپنے ملک آ کر اُسکی فضا میں سانس لے کر اپنے اندر سُکون اُترتا محسوس ہو رہا تھا جبکہ کارل کا سر چکرانے لگا تھا وہ حیدر سے ٹکرایا تو حیدر نے جلدی اُسے تھام لیا۔۔۔

"کیا ہوا کارل؟"

"یہاں کتنا پولیشن ہے "کارل کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی لگتی تھی۔۔اُن تیوں نے سمجھتے ہوئے ٹیکسی کرنے کا کہا اور پھر کارل کو ائیر پورٹ کی باہر والی سٹریرز پر بیٹھا کر ٹیکسی کرنے چلے گئے جب کوئی بائیک کو فُل سپیئڈ میں لیتا ہوا آیا تو وہ تیوں وہاں سے فوراً ہٹے اُس

بائیک پر سوار وہ شخص اب حیدر کے گرد بائیک گھوما رہا تھا جیسے دیکھ حیدر کا غصہ ساتوے آسمان پر جا رہا تھا وہ شخص بلیک پینٹ شرٹ پہنے خود کو ہلمیٹ سے کور کیا ہوا تھا بائیک کی سپئید ابھی بھی ویسی تھی۔۔

"کون ہے تو کیوں میرے آگے پیچھے ناچ رہا ہے ؟"ابکی دفعہ بائیک پر بریک لگائی گئ تھی بائیک ایک جھٹکے سے روکی بائیک پر سوار اُس شخص نے ہلمئیٹ اُتارا بال جوڑے سے کھول کر ہوا میں اُڑنے لگے وہ کوئ لڑکا نہیں لڑکی تھی بہت پیاری حیدر کا منہ کھلا کا کھلا رہے گیا۔۔

"تیری بیوی ہوں حیدڑ"یشفہ نے اُسے ایک بار پھر چیڑ ائیا۔۔۔

"شکر ہے یشفہ تم اگی ابھی جلدی سے ہمیں گھر لے کر چلو"

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے پر بائیک پر تم لوگ اوگ ے کیسے ؟"

"بائیک کی بات کون کر ہا ہے ؟"سوال کے بدلے سوال ہوا تھا

"تم کر رہے ہو"

"ابھی تمہاری باتوں کا جواب دینے کا وقت نہیں ہے میرے پاس"

"تمہارے پاس وقت نہیں ہے تو پھر کس کے پاس وقت ہے؟"

"یہ سارے سوال گھر پہ جا کے کرنا ابھی کسی بھی طرح کوئی بھی ٹیکسی روک دو کارل کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے" حیدر نے فکر مندی سے کہا تو یشفہ کو ترس آگیا بائیک سے اتری اور بیچ سڑک پہ جا کے لمبی لمبی لیٹ گئی اس کی حرکت کو ان تینوں نے بہت غور سے دیکھا تھا یہ لڑکی کیا پاگل تھی۔۔

"یشفہ بھابھی اپ یہ کیا کر رہی ہیں اگر کوئی گاڑی آپ کو کچل کر چلی گئی تو" سعدی کی آواز یشفہ کے کانوں سے ٹکرائی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایسے تو یہ مر جائے گی" حسن نے شانے اچکا کر کہا

"کچھ نہیں ہوتا اس جنگلی بلی کو روک لے گی ٹیکسی دیکھ لینا تم لوگ" حیدر کے ہر انداز سے فخر جھلکتا تھا۔۔ جبھی ایک ٹیکسی نے اکر بریک لگائی ٹیکسی بسا ہوا ایک نوجوان ٹیکسی سے جلدی سے نیچے اترا ایشفہ اسے دیکھ کر پہلی کھڑی ہو گئی تھی اور اب وہ اپنے کپڑے جھاڑ رہی تھی۔۔۔ کافی دیر تک بحث چلتی رہی اور پھر ٹیکسی والا تیار ہو گیا ان کو ان کے گھر تک لے کے جانے کے لیے۔۔۔

---

یہ اگلی صبح تھی پاکستان کا موسم بہت خوشگوار تھا آسمان پر رنگین بادل چھائے ہوئے تھے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی موسم ایک دم ایسا ہو رہا تھا جیسے ابھی بادل برس جائیں گے ایسے میں ان لوگوں نے سی سائیڈ پہ جانے کا پروگرام بنایا پروگرام بن چکا تھا مطلب سی سائڈ تباہ تھا وہ چاروں جلدی سے تیار ہو کر گھر سے باہر نکلے گاڑی میں بیٹھے حیدر نے گاڑی سٹارٹ کری حسن نے گاڑی میں میوزک فل ان کر دیا وہ کوئی اردو سونگ تھا جو حیدر کو بالکل بھی پسند نہیں آیا جبکہ سعدی حسن اور کارل اس سونگ کے بہت مزے لے رہے تھے حیدر نے

میوزک چینج کیا اور دیسپیسیتو لگا دیا اور یہ گانا لگتے ہی ان تینوں نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا اور تینوں کی چینخیں اتنی بلند تھی کہ کار سے باہر جا رہی تھی کارل کی طبیعت پہلے سے بہتر ہو گئی تھی ابھی تو پورے جوش سے چیخ رہا تھا روڈ پر چلتی ہر گاڑی رک گئی لوگ مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوگ سی سائیڈ پہنچ چکے تھے۔۔۔

"ادھر پک اچھی نہیں ائے گی تو ذرا سا اس طرف جا نا دیکھ وہاں کا ویو کتنا اچھا ہے" حیدر نے حسن کو دیکھتے ہوئے کہا جو اچھا ویو لینے کے چکر میں پکس خراب کر رہا تھا۔۔

"میری اِس طرف سے لینا" سعدی نے اپنی ہوڈ درست کرتے ہوئے اتی لہر کی طرف اِشارہ کرا۔۔

"چل پھر ایکشن مار" حسن نے موبائل شرٹ سے صاف کرتے ہوئے پکڑا سورج کی کرنیں اتنی تیز تھیں اُن چاروں سے آنکھیں کھولی نہیں جا رہی تھیں۔۔ کارل اور حیدر بھی سعدی کے ساتھ اکر کھڑے ہو گئے تھے۔۔ پانی کی آتی لہر نے سعدی کو اپنی طرف کھنچا تھا کارل جو سعدی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا سعدی کے گرنے پر اُسکے ساتھ گرا ایک اور تیزی

سے آتی لہر حیدر کو گرا چکی تھی وہ تینوں پانی میں تیر رہے تھے ایک دوسرے کے اوپر پانی ڈال رہے تھے کارل نے حیدر کو گدی سے پکڑ کر اُسکا منہ پانی میں ڈبو دیا تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو اُنکی نعرے بازیاں شروع ہو گئی حسن کا دل چاہا وہ بھی اِنکے ساتھ جائے پر اُسے ویڈیو بنانی تھی تو دل مارنا پڑا پر پتہ نہیں وہ تینوں کیسے سمجھ گئے تھے حسن کو اِشارے سے بولایا اور ایک آواز ہو کر بولے۔۔۔

"اوے ے ے ے ے اجا تصویر اور ویڈیو کا کیا ہے بنتی رہتی ہیں اگر یہ لمحے چلے گئے تو پھر نہیں آئیں گئے" حسن نے خوشی سے پانی میں چھلانگ لگا دی اب وہ چاروں ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے ایک دوسرے کو گود گدی کر رہے تھے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ہنس بھی رہے تھے سی سائیڈ پر موجود ہر کوئی اُنہیں دیکھ رہا تھا اور اُنکی دوستی سلامت رہنے کی دعا کر رہا تھا۔۔

---

یہ رات کا وقت تھا جب وہ چاروں فائیو سٹار ہوٹل میں ایک ساتھ ایک ٹیبیل پر بیٹھے تھے اردر

وہ پہلے ہی دے چکے تھے آج وہ لوگ گھر سے ہی عہد کر کے آئے تھے اب کسی کا نقصان نہیں کریں گے پر شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔

"کھانا ابھی تک نہیں آیا" حسن سے مارے بھوک کے رہا نہیں جا رہا تھا

"میں دیکھ کر آتا ہوں" سعدی پوچھنے چلا گیا تھا۔۔ کارل کو عالیان کی کال آ گئی تھی وہ ریسٹورینٹ سے باہر چلا گیا تھا۔۔ جب وہ واپس آیا تو کچھ لوگ حسن اور حیدر کو مار رہے تھے سعدی اُنہیں بچا رہا تھا کارل کو کچھ سمجھ نہیں آیا یہ سب کیا ہو رہا ہے اُسکے دوستوں کو مارا کیوں جا رہا ہے کارل نے سب سے پیچھے کھڑے ہونے کا فائدہ اُٹھایا اور پیچھے سے ہی سب کو بجلی کے جھٹکے دیتا ہوا اُنکے پاس آیا جو لوگ تھوڑی دیر پہلے اُنہیں مار رہے تھے اب فرش پر لیٹے تڑپ رہے تھے کارل نے اُن تینوں کو بھاگنے کا کہا جب ہی ریسٹورینٹ کی ساری لائٹس اوف ہو گئیں ریسٹورینٹ میں ھنگاما مچ گیا تھوڑی دیر بعد جب لائیٹس اون ہوئیں تو وہ چاروں وہاں نہیں تھے وہ غائب تھے اُنکے ساتھ اُنہیں مارنے والے بھی غائب تھے یہ کیا ہوا تھا وہ لوگ کہاں غائب ہو گئے تھے؟۔۔

---

یہ ایک گودام تھا جسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا یہاں برسوں سے کوئی نہیں آیا اندھیرا ہر طرف تھا ان چاروں کو ایک ساتھ ایک بینچ پر رسی سے باندھا گیا تھا کارل کے بائیں ہاتھ کی طرف سعدی تھا اور دائیں ہاتھ کی طرف حیدر تھا کمر کی پشت کے ساتھ حسن تھا وہ چاروں ایک ساتھ بندھے بے ہوش پڑے تھے جب کسی نے ٹھنڈے پانی سے بھرا جگ اُن چاروں پر ڈالا وہ چاروں ایک ساتھ بے ہوشی کی دنیا سے ہوش کی دنیا میں آئے۔۔

"کہاں ہے چابی؟"

"کون سی چابی؟"کارل نے حیران ہو کر اپنے سامنے کھڑے نوجوان سے پوچھا جس کے ہاتھ میں خالی جگ تھا۔۔

"اے زیادہ شانہ بن چابی نکال"

"میں کارل سے شناکب بنا"

"بکواس نہ کر میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں جب تک چابی نکال لو ورنہ اپنی موت کا انتظار کرو" نوجوان کہہ کر چلا گیا اور کارل اُن دونوں پر پھٹ پڑا۔۔

"کیا کرا ہے تم لوگوں نے اب؟"

"ہم نے کچھ نہیں کرا" وہ دونوں معصومیت کے سارے ریکورڈ توڑتے ہوئے ایک ساتھ بولے

Clubb of Quality Content

"دیکھو جب یہ سب ہوا تو اُس وقت میں اور کارل وہاں نہیں تھے تم دونوں ہی تھے کیا کرا ہے تم دونوں نے کم از کم ہمیں تو بتا دو ہم سے نا چُھپاؤ اور یہ چابی کا کیا چکر ہے؟" سعدی اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

"سچی ہم نے کچھ نہیں کرا ہمیں کسی چابی کا نہیں پتہ ہم سچ بول رہے ہیں" واقعی اِس بار اُن

دونوں نے کچھ نہیں کرا تھا۔۔

"اچھا یہ بتاؤ میرے اور سعدی کے جانے کے بعد وہاں کیا ہوا تھا سب کچھ شروع سے بتاؤ" کارل کب سے اپنے غصے پہ ضبط کر رہا تھا۔۔

"جب تم اور سعدی گئے تھے تب ایک لڑکا مجھ سے ٹکرایا میں نے اسے دیکھ کر اسے سوری کری کیونکہ غلطی میری تھی پھر وہ دونوں ہاتھ اوپر کر کے وہاں سے چلا گیا مجھے لگا جیسے دونوں ہاتھ اوپر کر کے معاف کرنے کا اشارہ کر رہا ہے میں نے اس بات پہ سر ہلا دیا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر وہ لڑکا تھوڑی دیر بعد اپنے اتنے سارے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور وہ سب مل کر مجھے اور حسن کو مارنے لگے اور کسی چابی کے بارے میں بات کرنے لگے میں سچ کہہ رہا ہوں میں تم تینوں کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے اس بار کچھ نہیں کیا میں نے اس کی چابی نہیں چرائی میں اور حسن بے گناہ ہیں ہم لوگوں نے کچھ نہیں کیا کم از کم تم دونوں تو ہمارے اوپر یقین کرو" حیدر یہ سب بولتے ہوئے واقعی معصوم لگ رہا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے مان لیتے ہیں تم لوگوں نے کچھ نہیں کیا ویسے بھی ہم تم لوگوں کے اوپر

بھروسہ کرنے کے سوا اور کچھ کر ہی کیا سکتے ہیں"

"یہ تو نہیں بول رہا کارل یہ تیرے الفاظ نہیں ہے"

"کیا پھر میری آتما کی الفاظ ہے یہ"

"میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں اس چابی کے چکر میں آخر یہ چابی ہے کون؟"اس بار حسن نے اکتا کر پوچھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری چاچی کی بیٹی ہے"حیدر نے الٹا جواب دیا

"تیری چاچی کی بیٹی ہے تو چھپا کر کیوں رکھی ہے ان لوگوں کو دے دیں تاکہ یہ لوگ ہمیں چھوڑ دیں"واہ کیا جواب آیا تھا حسن سلطان کی طرف سے۔۔حیدر منہ بسوڑ کر رہ گیا۔۔

"اپنی بکواس تم لوگ بعد میں کرنا پہلے یہاں سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈو" سعدی تنگ ہی تو آ گیا تھا۔۔

"راستہ بعد میں ڈھونڈیں گے پہلے ہم لوگ ایک دوسرے کو کھولیں تو" حسن نے کہا

"پر کھولیں گے کیسے ؟" سوال حیدر کی طرف سے آیا۔۔

"حیدر تو نیچے کی طرف جھک اور اپنی یہ ٹانگ اٹھا کر میری ٹانگ میں پھنسا" کارل کے کہنے پر حیدر نے چک کر اس کی طرف دیکھا۔۔

"پاگل ہو گیا ہے کیا بولا جا رہا ہے میرے ہاتھ پیر سب کچھ بندھے ہوئے ہیں میں کیسے پھنساؤں ؟"

"تجھے جتنا بولا ہے اتنا کر میرا دماغ خراب نہ کر"

Clubb of Quality Content

"اچھا کرتا ہوں کوشش کرنے میں کیا حرج ہے بھلا" حیدر نے کارل کی بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنا سر نیچے جھکا کر بہت مشکل سے اپنی ایک ٹانگ کارل کی ٹانگ پر پھنسائی۔۔

"ہو گیا اب کیا کرنا ہے"

"اب انہی پیروں کو چلا اور میری رسی ڈھیلی کر" حیدر اب کارنر کی رسی ڈھیلی کر رہا تھا اور رسی ڈھیلی ہو بھی گئی تھی کارل نے اپنے پاؤں رسی سے آزاد کرے سامنے پڑی لوہے کی نوکیلی چیز اپنے پیر آگے کر کے وہ اٹھا رہا تھا وہ چیز اس کے پیروں میں پھنس گئی تھی اب وہ اپنے پیر سے حیدر کے پیروں کو کھول رہا تھا کارل نے وہ نوکیلی چیز پیروں سے اُٹھا کر پیچھے پھینکی اور حسن نے جھوک کر ہاتھ میں اُٹھالی حسن اب رسی کاٹ رہا تھا تھوڑی دیر بعد رسی کٹ گئی تھی وہ چاروں آزاد تھے اب وہ چاروں بھاگنے کا راستہ ڈھونڈ رہے تھے جب کوئی گودام میں آیا اور آتے ہی کارل کا گریبان پکڑ لیا۔۔

"بہت شوق ہے نہ تجھے بجلی کے جھٹکے دینے کا"

"ہاں ہے تجھے دوں؟"

"تیری تو"

"کیا میری تو؟"

"کچھ نہیں بھائی کیسے ہیں آپ یہاں کیسے آنا ہوا؟" (لڑکے کو بھولنے کی بیماری تھی)۔۔

"ہی؟ یہاں سے جانا ہے مدد کرو ہماری" سعدی سمجھ گیا تھا اِسے بھولنے کی بیماری ہے۔۔

"ٹھیک ہے او میرے ساتھ" وہ تینوں اب بھاگ رہے تھے جب پیچھے سے گولیوں کے چلنے کی آواز پر اُنکے قدم زنجیر ہوئے۔۔اُن تینوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کارل کو گولیاں لگی تھیں وہ زمین پر گرا ہوا تھا خون فوارے کی طرح بہے رہا تھا وہ تینوں کارل کی طرف بھاگے جب کارل پر گولی چلانے والے نے اُن تینوں کا راستہ روکا غصے کی شدت اتنی تیز تھی کے وہ تینوں اُسے مارنے لگے جو جو راستے میں آتا گیا وہ تینوں اُسے مارتے گئے اور زمین پر پڑا کارل کسی اور دنیا

کا ہو گیا۔۔ وہ تینوں سب کو مارنے کے بعد کارل کی طرف ائے اُسے ہسپتال لے کر گ ئے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہسپتال میں تھے کارل کو اسٹریچر پر ڈال دیا گیا تھا واڈ بوائیز تیزی سے اسٹریچر ICU کی طرف لے گے تھے وہ تیوں بچوں طرح کی رو رہے تھے۔۔ گولیاں کارل کو لگی تھیں اور سعدی کو ایسا لگا جیسے شیر و نے ایک بار پھر اُسے گولیاں ماری ہیں۔۔ گولیاں کارل کو لگی تھیں اور حیدر کو ایسا لگا جیسے اُس رات کی طرح ڈاکو اُسے گولیاں مار کر بھاگ گ ئے ہوں۔۔ گولیاں کارل کو لگیں تھیں اور حسن کو ایسا لگا جیسے بہرام نے ایک بار پھر اُسکے بازو پر گولیاں ماری ہوں۔۔ درد ہی درد تھا تکلیف ہی تکلیف تھی کیا نہیں تھا جو اِس وقت اُنہیں یاد نہ آیا ہو چار سالوں میں ہر لمحہ اُنکی آنکھوں کی اسکرین پر چل رہا تھا۔۔ یادیں خوشی دیتی ہیں پر اُنہیں اِس وقت درد دے رہیں تھیں۔۔ جسم بھلے الگ تھا پر جان ایک تھی گولیاں کارل کو لگی تھیں اور مرنے والے وہ تینوں ہو گ ئے تھے چُپ ایک دم بلکل خاموش کیا تمہیں یاد آتا ہے وہ چاروں ایک ساتھ ہوں اور خاموش ہوں؟ نہیں آتا نہ؟ اُنہیں بھی نہیں آتا۔۔

"کارل کو کچھ نہیں ہو گا نہ سعدی" حیدر نے روتے ہوئے اُمید سے پوچھا۔۔

"کارل ٹھیک ہو جائے گا نہ سعدی" حسن نے اُمید سے پوچھا آنسوں روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

"دعا کرو دعا میں بہت طاقت ہے چلو نماز پڑھتے ہیں دعا کرتے ہیں" وہ تینوں پاس والی مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد دعا کر رہے تھے۔۔ نماز پڑھنے کے بعد جب ہسپتال واپس ائے تو ڈاکٹر اُنکے انتظار میں تھا رات سے صبح ہو گئ تھی۔۔

"مبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا کارل کو چند گھنٹوں میں ہوش اجائے گا پھر دو دن بعد آپ لوگ اِسے لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔ یہ خبر سُننے کے بعد ایک خوشی کی لہر دوڑ گئ تھی وہ لوگ خوش تھے اُنکی دعائیں قبول ہو گئیں تھیں اُن تینوں نے شکر کے نفل ادا کرے پورے ہسپتال میں مٹھائی بانٹی سب نے اُنہیں اُنکی دوستے سلامت رہنے کی دعا دی۔۔ دو دن بعد وہ تینوں کارل کو گھر لے آئے تھے کارل کا خاص خیال رکھنے لگے تھے آہستہ آہستہ کارل کی طبیعت میں بہتری آ رہی تھی وہ ٹھیک ہو رہا تھا۔۔۔

⭐⭐⭐

میں سعدی یوسف ہوں میں بس اتنا کہنا چہاونگا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا مجھے کینیڈا اتنے اچھے دوست دے گا جو ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے مجھے نہیں پتہ تھا یہ تین نمونے میری جان بن جائیں گے اتنے عزیز ہو جائیں گے

میری یہ دعا ہے اللہ انہیں کامیاب کرے اور ہماری یہ دوستی سلامت رہے میں انکے ساتھ گزارا ہر لمحہ یاد رکھوں گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے یاروں کی لمبی قطاروں سے مطلب نہیں

اگر تم مخلص ہو تو میرے لیے کافی ہو

⭐⭐⭐

میں کارل ہوں میں اتنا کہو نگا میں نے بچپن سے صرف عالیان کو اپنا دوست مانا پر اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کینیڈا نے مجھے مخلص دوستوں سے نوازا اور اُن مخلص دوستوں نے مجھے اسلام سے نوزا ورنہ میں تو گمراہی کی زندگی جی رہا تھا اسلام میں بہت سکون ہے ہر سوال کا جواب ہے میں اِنکے دی ئے ہوئے اِس انمول تحفے کی حفاظت کروں گا اور ایک یہی دعا کروں گا اللہ ہماری دوستی بنائے رکھے۔۔

یہاں قدم قدم فنکار ملتے ہیں
پر قسمت والوں کو سچے یار ملتے ہیں

⭐⭐⭐

میں حمزہ حیدر علی ہوں میں بس اتنی سی بات کہوں گا کیونکہ آگے کہتے وئے مجھے موت اووٗ میرا مطلب نیند آرہی ہے میں ان چار سالوں میں پہلے سے بھی زیادہ ہنڈسم ہو گیا ہوں اور یہ تین نمونے جو میرے دوسپ ہیں اللہ کرے ہماری دوستی سالامت رہے۔۔

Clubb of Quality Content!

قدر کرنا سیکھ لو کچھ لوگ بار
بار نہیں ملتے اور میرے جیسے

تو بلکل نہیں

⭐⭐⭐

میں حسن سلطان ہوں اور میں اِن تینوں سے بہت پریشان ہوں حد ہوتی ہے اتنا میرا دماغ خراب کرتے ہیں اس دن تو حد کر دی تھی جب میری برتھ ڈے تھی خیر پھر بھی مجھے یہی تینوں بہت عزیز ہیں اللّٰہ ہماری دوستی کو بوری نظر سے محفظ رکھنا۔۔

دعوے دوستی کے مجھے نہیں اتے یار ایک جان ہے جب دل چاہے مانگ لینا

"اے ے ے ے ے ے میرے شیر پر یہ کیا لیکھا ہے میں کیوں دوں اپنی جان؟" حسن کو صدمہ پہنچا تھا۔۔

"کیونکہ تو کسی کام کا نہیں ہے" حیدر نے کہتے ہوئے پاپ کارن منہ میں ڈالا۔۔

"تو نے خود کی تعریفیں کری ہیں ہماری تعاریفیں کہاں گئی؟" سعدی نے پوچھا۔۔

"جھوٹی تعریفیں مجھ سے نہیں ہو تیں اور سچی تعریفیں مجھے کرنی اتی نہیں" دوٹوک جواب دیا تھا جس کے بدلے میں بجلی کے جھٹکے کے سیوا کچھ نہیں ملا۔۔

"ہائے ے ے ے ے ے ظالم مار ڈالا۔۔

حیدر کی اوور ایکٹیک پر سب ہسنے لگے۔۔

(ختم شدہ)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول / افسانے / آرٹیکل / مختصر کہانیاں اور معیاری

شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ !

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842